ربنا تقبل منا انک انت السمیع الدعا

الحمد للہ والمنہ کہ یہ رسالہ حسب فرمایش علیم اللہ منڈل تحقیق مسئلہ دعا
بعد نماز بقلم عاجز خاکسار احمد اللہ خان سکریٹری مدرسہ دلالپور تحریر ہو کر باسم

L2378
992

رفع الایادی فی الدعاء عقیب الصلوٰۃ واوان الرخاء

موسوم ہوا

چونکہ میلان عزیزان و بزرگان طرف اسکے بہت پایا اور نقل دشوار بنا برین طبع ہونا
اوسکا لازم جانکر سنہ ۱۳۲۰ھ مین مولوی محمد حسین صاحب متخلص بہ تقیس ایڈیٹر اخبار پیک پٹنہ
کو یہ تکلیف دیگئی بفضلہ تعالی مولوی صاحب موصوف کے حسن اہتمام سے

در مطبع احمدی پٹنہ محلہ گذری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ
صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ بِحُرْمَتِکَ الْقُدْ
وَحُرْمَۃِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ اٰمِیْن رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اٰمِیْن

اما بعد از حمد وثنا خدا عزوجل ونعت وصلوٰت رسول علیہ التحیۃ کے واضح ہو کہ دعا بارگاہ الٰہی وا
بدربار حل مشکل کشا اس دین اسلام مین واجبات دین اور ضروریات اسلام سے ہے اور واسطے
ایراد اوسکے مقام مطلق ہین او مقید اور واسطے ایراد اوسکے احکام ہین اور آداب اور کیفیت
مخصوص پھر واجبات دین سے ہونا دعا کا باین معنی ہے کہ ترمذی اور ابوداؤد نے نعمان بن
بشیر رض سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے فان الدعاء ھو العباد
ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی
سیدخلون جہنم داخرین ترجمہ سو تحقیق کہ دعا عین عبادت ہے چنانچہ فرمایا رب نے تمہارے
دعا مانگو مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمہارے بیشک جو لوگ بے پروائی کرتے ہین عبادت میری
سے داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر یہ آیت سورہ مومن کی حضرت نے تصدیق قول مین اپنے

وعن ابی ہریرۃ رضؓ ان النبی صلعم قال ومن لم یسئل اللہ یغضب علیہ
یعنی جو شخص نہین مانگتا ہے اپنے رب سے تو غصہ ہوتا ہے وہ اوسپر اخرجہ احمد والبخاری فی الادب
المفرد والترمذی وابن ماجۃ والحاکم اور فرمایا حضرت صلعم نے الدعاء مخ العبادات یعنی دعاء
مغز ہے عبادتونکا پس دعا جب عبادت اور مغز عبادت کا ہے اور بلفظ ادعونی حکم اسکا نازل اور
استغنائی اور ترک پر اسکے وعید جہنم اور غضب رب وارد تو ظہور یہہ واجبات دین سے ٹھہرا۔ اما ضرور یات
اسلام سے ہونا اسکا پھر یہہ باینطور ہے کہ رسول اللہ صؐ نے فرمایا الدعاء سلاح المومنین یعنی
دعا ہتھیار ہے ایمان والونکا۔ اور رسول اللہ صلعم اور خلفا اور امراء مسلمین اور عامہ صحابہ سا ان
ترقی دین واشاعت خواہان امور اسلام سے علی التواتر وتوالی ثابت کہ ہر معاملہ ومعارکہ و مہم و ذکر و نعیم
وابتلا وحاجات مین حضراً وسفراً دعاء ومناجات کو مقدم وسیلہ واسباب حل گردانتے تھے اور سعی
کے بعد بھی مشغول بدعا ہوتے شکراً یا استغفاراً یا استنصاراً پس یہہ البتہ ضروریات اسلام سے
ہے۔ اما مقام مطلق اور مقید واسطے ایراد اوسکے۔ پھر مطلق تو جب جی چاہے عبادت وثواب
جانکر دعا مین مشغول ہو قال اللہ تعالیٰ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی قبول کرتا ہون
دعا کو دعا کرنیوالے کے جب دعا مانگے مجھسے۔ اور بہت لوگون نے اکثر اوقات کو اپنے باجازت
رسول اللہ حبس کیا تھا ذکر اللہ اور دعا مین۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ مین بروایت ابی ہریرہ رضؓ حضرت صلعم
سے مروی ہے لیس شیٔ اکرم علی اللہ من الدعاء یعنی نہین ہے کوئی چیز زیادہ عزت وپیار کی
اللہ کے نزدیک دعا سے۔ صحیح کہا ہے سند کو اس حدیث کے ابن حبان اور حاکم نے۔ اور ترمذی
مین ابن مسعود رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صؐ نے فرمایا سئلوا من فضلہ فان اللہ یحب
ان یسئل یعنی ہر چیز مانگو فضل سے اوسکے پھر بیشک اللہ برتر محبوب رکھتا ہے اس باتکو کہ مانگا جاوے
وعن ابن عمر رضؓ قال قال رسول اللہ صؐ ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل ولا یرد
القضاء الا الدعاء فعلیکم عباد اللہ بالدعاء رواہ الترمذی واحمد عن معاذ وصححہ الحاکم
ترجمہ بیشک دعا نفع کرتا ہے بلا دستردہ اوتری ہوئی اور غیر اوتری ہوئی دونونکو اور نہین لیاقت کہتا ہے

قضا کے رد کی مگر دعا پس لازم پکڑو تم اپنے پر اے بندو اللہ کے دعا کرنا — وروی الترمذی عن ابی ہریرۃ قال

قال رسول اللہ من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد والکرب فلیکثر الدعاء

فی الرخاء یعنی جو شخص کہ خوش آوے اوسکو یہ کہ قبول کرے اللہ دعا اوسکی وقت سختی اور مصیبت کے

تو چاہیئے کہ کثرت پکڑے دعا کی آگے سے حالت کشادگی اور صحت اور قوت و عافیت مین — اور مقید

دو طور ہے ایک تو وہ کہ شارع سے وہ مقام مخصوص محل اجابت دعا کا ہوتا ہے — دوسرے یہہ کہ شارع

نے قولاً یا فعلاً کسی مقام کو محل دعا کا ٹھہرایا ہے خواہ استقلالاً خواہ ضمناً — پھر بعض مقام جامع ہین

دونون اطوار کو اور بعض اپنے اپنے طور پر جداگانہ ثابت ہین — پھر مجموع مقام مقیداً چالیس پچاس بلکہ زائد ہین

چنانچہ امام نووی اور حافظ ابن حجر عسقلانی اور صاحب قرۃ العیون اور شارح مسک الختام وغیر ذلک

کتنون نے اوسکا شمار ضبط کیا ہے — پھر از انجملہ پیچھے نماز فرض کے محل دعا و محل اجابت دعا کا ہے قولاً

و فعلاً و تقریراً استقلالاً غیر ضمناً — پھر محل اجابت فقد روی الترمذی عن ابی امامۃ قال قیل

یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات —

یعنی پوچھا گیا کون دعا خوب سنی جاتی ہے فرمایا بیچ رات آخر کے یعنی تہجد کے وقت کی اور جو پیچھے

نماز فرضون کے ہے — کہا ابو عیسیٰ ترمذی نے کہ حدیث حسن ہے اور کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار مین

وفیہ تصریح بان جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات من اوقات الاجابۃ —

تحقیق معنی دبر فقال فی تیسیر الوصول بکتاب الدعاء باب الاول فصل الاول تحت حدیث ابی امامۃ و

دبر کل شیٔ وراءہ وعقبہ والمراد بہ بعد الفراغ من الصلوات ۱۲ اور قاموس مین لکھا ہے الدبر بضمتین نقیض

القبل ومن کل شیٔ عقبہ ومؤخرہ ۱۲ پھر اگر ورود لفظ دبر کا ساتھ ایسے مضاف الیہ کے ہے کہ وہ جنس سے ہے

اوسکے یا تصریح بلفظ دیگر تو دبر جزو آخر ہے اوس مذکور کا اور اگر جنس سے اوسکے نہین تو ردیف ہی پیچھے

اوس مذکورہ کے کقولہ تعالیٰ ومن یولھم یومئذ دبرہ بوجہ اضافت جنس کے یہان دبر بمعنی جزو موخر ہے

وقولہ تعالیٰ ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم کہ مراد نماز فجر ہے اور غیر جنس تو قیت کو بوجہ اضافت

بغیر جنس کے یہان دبر بمعنی عقب اور بعد و ردیف ہی پھر یہی فرق ہے دبر حیوان اور دبر صلوۃ مین —

ثانیاً جب لفظ دبر مشترک ہے دو معنی مین یعنی مؤخر کسی چیز کا کہ جز ہے اوسکا ہے — اور عقب ورد یعنی
کسی چیز کا کہ جز نے اوسکے نہین ہے تو حمل اوسکا اوپر کسی ایک معنی خاص کے بدون قرینہ قویہ جائز نہین
پھر معنی دبر الصلوٰۃ یہان عقیب الصلوٰۃ ہی صاحب قاموس نے سفر السعادت مین یہی اختیار کیا ہے —
احادیث اذکار وادعا مین بمعنی جزو اخر صلوٰۃ یعنی قبل سلام اگر مراد ہے تو اہل دعوی کو خلاف پر قاعدہ مذکورہ کے
دلیل چاہیئے۔ اما معنی عقب یعنی بعد از سلام پھر اسپر دلائل صریحہ موجود ہین چنانچہ قولہ من قرأ آیۃ
الکرسی وقل ھو اللہ احد فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ الخ رواہ النسائی والطبرانی عن ابی امامۃ وجماعۃ
مثل الرویانی والدارقطنی وابن حبان والبیہقی عن علیؓ وجابر بن عبد اللہ وابن عمر وانس ومغیرہ بن شعبہ ۱۲
اور قولہ من قرأ فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ عشر مرات قل ھو اللہ احد (حدیث سورہ
اخلاص دہ بار حدیث از جابر است در معجم طبرانی ۱۲) اور قولہ من سبح دبر الصلوٰۃ الغداۃ مائۃ
تسبیحۃ وھلل مائۃ تھلیلۃ غفرت ذنوبہ۔ اور قولہ صلعم یسبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا
وثلاثین ویحمد ثلاثا وثلاثین ویکبر اربعا وثلاثین۔ جو ترمذی کے باب التسبیح فی آثار
الصلوٰۃ مین مروی ہے — اور مسلم مین لفظ من سبح اللہ فی دبر کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین وحمد
اللہ ثلاثا وثلاثین وکبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام
المائۃ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر
غفرت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر — اور مسلم مین کعب بن عجرہ کی
روایت مین لفظ دبر کل صلوٰۃ مکتوبہ کا ہے — اور اسکے مانند اکثر اذکار وادعیہ واستغفار وغیر ذالک
کے ذیل مین محلا لفظ دبر الصلوٰۃ واقع و وارد ہے پھر ظاہر ہے کہ یہہ کل بعد سلام مستقل ہین اور انکے عقیب الصلوٰۃ
مین علماء کو اتفاق ہے حتی کہ فیروزآبادی نے بھی سفر السعادت مین یہی کہا چند سخن بیاید سنت کہ ہرگز کہ بعد
وعقب ہر نماز سے ہرگز نومید نشود سبحان اللہ الخ اور کیون نہین جب یہی چیزین ساتھ الفاظ صریح کے بھی
منقول مروی چنانچہ اوسی ترمذی مین یہہ بھی ہے فاذا سلمتم فقولوا سبحان اللہ ثلاثین الخ
اور بخاری مین یسبحون ویحمدون ویکبرون خلف کل صلوٰۃ ثلاثا وثلاثین اور ابی داؤد مین بھی اثر

کل صلوٰۃ اور مسلم مین بلفظ معقبات وارد قال کعب بن عجرۃ قال رسول اللہ صلعم معقبات لا
یخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ ثلاثا وثلثین تسبیحۃ الخ اور
حدیث تہلیل جو بلفظ دبر الصلوٰۃ وارد ہے مسلم مین بلفظ کان اذا فرغ من الصلوٰۃ وسلم
اور بلفظ حین سلم اور بلفظ اذا قضی الصلوٰۃ مروی — تو اب یقینا متحقق ہوا کہ معنی
لفظ دبر الصلوٰۃ کا ان حدیثون مین عقیب الصلوٰۃ یعنی بعد سلام مراد ہے اور یہی وجہ ہے کہ حفاظ محدثین
حدیث ائمہ فن نے ترجمہ باب اسی معنی پر قائم کیا ہے چنانچہ باب التسبیح فی اثار الصلوٰۃ ترمذی نے قائم
کیا — اور حدیث دبر کل صلوٰۃ اوسمین لایا — اور نسائی نے باب الذکر والدعاء بعد التسلیم قائم کیا۔
اور حدیث عائشہ دعاء فی دبر الصلوٰۃ کی اوسمین لکھا ہے اور ابوداؤد نے باب مایقول الرجل اذا سلم
لکھا اور اوسمین حدیث ابن الزبیر اور سلیمان والی دبر الصلوٰۃ کی لایا اور امام مجدالدین جو سرالنقاد
اس فن کا ہے باوجودکہ بانی وہم فی الباب ہے اوسی سفر السعادت مین بذیل ہر حدیث فی الباب
معنی دبر الصلوٰۃ کا عقب وبعد از سلام نماز لکھتا ہے — اور وہی حدیث ابن الزبیر کی مسلم مین ساتھ اس
تصریح کے وارد ہے یقول فی دبر کل صلوٰۃ حین یسلم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الخ
ویقول اذا سلم فی دبر الصلوٰۃ ویہال یھن دبر کل صلوٰۃ — یقول فی اثر
الصلوٰۃ اذا سلم — اور ایسی ہی تہلیل بخاری و مسلم مین جو بروایت مغیرہ بن شعبہ بلفظ کان
یقول فی دبر کل صلوٰۃ مکتوبۃ مروی ہے — وہی عبداللہ ابن زبیر کے روایت مین بعد السلام
مصرح ہے قال کان رسول اللہ صلعم اذا سلم من صلوٰتہ یقول بصوتہ الاعلی لا الہ
الا اللہ وحدہ الخ اور امام بخاری نے بھی اپنے صحیح مین ترجمہ باب باب الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ
منعقد کیا ہے تو اب معنی دبر الصلوٰۃ مین کسیکو وہم باقی رہنا محض خام خیالی ہے یا تعصب بے محل
اما قسم دوسری مقید کی وہ جو شارع نے قولاً یا فعلاً یا معاً کسی مقام کو محل دعا ٹھہرایا ہے — از انجملہ
پیچھے نماز کے خصوصاً نماز فرض کے ہی کہ محل مستقل ادای دعا کا اوسکو مقرر کیا ہے کبھی قولاً اور کبھی
فعلاً اور کبھی تقریراً — پھر فعلاً گرچہ تفصیل وار مفصل دعا حضرت نبوت بعد نماز فرض بیشمار ہین مگر مجھکو

یہان مجرد نظیر و ثبوت درکار ہے بنا بر بالاجمال بعض دعا کا حضرت صلعم کے ذکر کر دیتا ہون پھر دعاؤن سے
حضرت صلعم کے جو دعا کرتے ساتھ اوسکے پیچھے ہر نماز کے ایک یہ ہے اللھم رب جبرئیل و میکائیل و
اسرافیل اعذنی من حر النار وعذاب القبر اللھم اصلح لی دینی ووسع لی
فی داری وبارک لی فی رزقی رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط والکبیر بروایۃ براء ابن عازب رض
ورواہ النسائی عن صہیب رض ان رسول اللہ صلعم کان یقول اذا انصرف من الصلوٰۃ اللھم
اصلح لی دینی الحدیث قال فی المسک و صححہ ابن حبان اور روایت کیا ہے اسکو نسائی نے باب ذکر الدعاء
بعد التسلیم مین عائشہ رض سے ساتھ قصہ یہودیہ کے قالت فما صلی رسول اللہ صلعم بعد یومئذ
صلوٰۃ الا قال فی دبر الصلوٰۃ رب جبرئیل و میکائیل و اسرافیل اعذنی من حر النار
وعذاب القبر ۳ اور منجملہ دعاؤن آپکے جو دعا کرتے ساتھ اوسکے پیچھے ہر نماز کے ایک یہ ہے
اللھم ربنا ورب کل شیٔ انا شہید انک انت الرب وحدک لا شریک لک
اللھم ربنا ورب کل شیٔ انا شہید ان محمدا صلعم عبدک ورسولک اللھم ربنا
ورب کل شیٔ انا شہید ان العباد کلھم اخوۃ اللھم ربنا ورب کل شیٔ اجعلنی
مخلصا لک واھلی فی کل ساعۃ من الدنیا والاخرۃ یا ذا الجلال والاکرام
اسمع واستجب اللہ الاکبر اللہ الاکبر اللھم نور السموات والارض اللہ الاکبر
اللہ الاکبر حسبی اللہ ونعم الوکیل اللہ الاکبر اللہ الاکبر کذا فی مسند احمد و سنن
بروایۃ زید ابن ارقم۔ سفر السعادت مین لکھا ہے کہ پیغمبر صلعم در عقب ہر نمازی میگفت اللھم ربنا الخ
اور منجملہ دعاؤن آپکے جو دعا کرتے ساتھ اوسکے بعد سلام نماز کے ایک یہ ہے اللھم انی اسئلک
علما نافعا ورزقا طیبا وعملا متقبلا تھے دعا کرتے ساتھ اسکے جب نماز پڑھتے صبح کی قبل
سلام پھیرتے کذا فی مسند احمد و مصنف ابن ابی شیبہ بروایۃ ام سلمہ۔ اور روایت کیا اوسکو
ابن ماجہ نے بلفظ کان یقول اذا صلی الصبح حین یسلم منجملہ دعاؤن آپکے یہ ہے جو
سفر السعادت مین لکھا ہے کہ رسول اللہ صلعم در عقب نماز بامداد میگفت اللھم اصلح لی دینی

۳ اور صحیحین مین ہے فما رایت رسول اللہ صلعم بعد صلی صلوٰۃ الا تعوذ باللہ من عذاب القبر

الذی هو عصمة امری واصلح لی دنیای التی جعلت فیها معاشی واصلح لی
اخرتی التی جعلت فیها معادی واجعل الحیوة زیادة لی فی کل خیر
واجعل الموت راحة لی من کل شر اللهم انی اعوذ برضاك من
سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك واعوذبک منك لا مانع لما اعطیت ولا
معطی الخ — اور منجملہ دعاؤں آپکے جو دعا کرتے ساتھ اونکے جب سلام پھیرتے نماز وسے اپنے
اللهم اغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت
اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواہ ابو داؤد بروایت علی بن ابی طالب رض
فی باب الدعاء و رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح — اور منجملہ دعاؤں آپکے جو تھے دعا کرتے ساتھ
اونکے بعد نماز کے یہہ رب قنی عذابك یوم تبعث عبادك رواہ مسلم بروایت براء بن عازب رض
قال کنا اذا صلینا خلف رسول الله صلعم احببنا ان نکون عن یمینه یقبل علینا بوجهه
فسمعته یقول رب قنی عذابك یوم تبعث او تجمع عبادك — اور منجملہ دعاؤں آپکے
جو کہتے نماز کے بعد آخر دعا میں اپنے یہہ ہے سبحان ربك رب العزة عما یصفون وسلام علی
المرسلین والحمد لله رب العلمین رواہ ابن ابی شیبة من حدیث ابی سعید والترمذی ایضاً — اور منجملہ
دعاؤں آپکے ایک دعا طویل ترمذی میں ابن عباس رض سے مروی ہے قال سمعت رسول الله صلعم یقول
لیلة حین فرغ من صلوته اللهم انی اسئلك رحمة من عندك تهدی بها قلبی
وتجمع بها امری وتلم بها شعثی وتصلح بها غائبی وترفع بها شاهدی وتزکی بها
عملی وتلهمنی بها رشدی وترد بها الفتی وتعصمنی بها من کل سوء اللهم اعطنی
ایمانا ویقینا الخ — اور منجملہ دعاؤں آپکے یہہ ہے جو سفر السعادت میں لکھا — چون از نماز سلام دادی
سہ بار گفتی استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه اللهم انت السلام و
منك السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام — سفر السعادت کے فصل اذکار کی یہہ پہلی حدیث ہے
مسلم نے ثوبان رض سے اسکو روایت کیا ہے پھر مصنف نے اس دعا کے بعد یہہ لکھا کہ این مقدار بگفتے و برخاستے و بجره

مراجعت کردی — مگر یہ بات اوس حدیث مین مذکور نہین جو حضرت عائشہ کی روایت مین جو اذا اسلم لم یقعد وارد ہی
اوس سی یہ مطلب نکالکر بیان آمیز کیا ہی حالانکہ وہ اوس استغفار کی مطلق نفی کرتی ہی تو باخود یا معارض ہین انکی آمیزش
مقبول نہین علاوہ برین لم یقعد کی معنی یہ کہان کہ برخاستے وبعجرہ مراجعت کردی لیکن باوجود اسکی مصنف نی
بڑی بڑی دعائین بعد سلام کی بعدہ بطور معارضہ نقل کیا ہی ۱۲م - اور از انجملہ یہ بہی لکہا ہے کہ در بعضے احادیث صحیح مرویٰ
است کہ در عقب ہر نماز فرض میگفت لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شیء قدیر اللہم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا
الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون اور یہ دونون
عین دعا ہین — اور صریحا آیا ہے کہ الحمد للہ دعا ہے اور یا حیعہ یا قیوم دعا ہے اور یا ذا الجلال والاکرام دعا
ہے — اور از انجملہ دعا بعد از صلوۃ یہ ہی جو ابو داؤد نی انس بن مالکؓ سے روایت کیا انہ قال کان اکثر
دعوۃ النبی صلعم یدعو بہا اللہم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
وفی الصحیحین بلفظ کان اکثر دعاء رسول اللہ صلعم ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ
وقنا عذاب النار اور از انجملہ یہ دعا ہے جو سفر السعادت مین آیا ہے کہ ابو ایوب انصاری
گفت ہر گاہ نماز می گذاردم از پی پیغمبر صلعم ہیچ وقت نبود کہ بعد از سلام نگفتے اللہم اغفرلی خطایای
وذنوبی کلہا اللہم انعشنی واجبرنی وارزقنی واہدنی لصالح الاعمال والاخلاق انہ لا یہدی
لصالحہا الا انت واصرف سیئہا فانہ لا یصرف سیئہا الا انت — اور از انجملہ یہ دعا ہی
جو ترمذی نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے انہ قال ما کان رسول اللہ صلعم یقوم من مجلس
حتی یدعو بہؤلاء الکلمات لاصحابہ اللہم اقسم لنا من خشیتک ما یحول بیننا وبین
معاصیک ومن طاعتک ما تبلغنا بہ جنتک ومن الیقین ما تہون بہ علینا

روی الترمذی و ابن ماجہ عن جابر قال قال رسول اللہ صلعم افضل الذکر لا الہ الا اللہ و افضل الدعاء الحمد للہ ۱۲

عہ در تیسیر از رزین آوردہ کہ ابو ہریرہؓ از آنحضرت صلعم نقل [illegible] قال وکان من دعاء قوم یونس یا حی یا قیوم [illegible] یا ذا الجلال والاکرام [illegible] ۱۲

[illegible] از سفر السعادت [illegible]

مصیبات الدنیا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احییتنا واجعله الوارث منا واجعل
ثارنا علی من ظلمنا وانصرنا علی من عادانا ولا تجعل مصیبتنا فی دیننا ولا تجعل الدنیا اکبر همنا
ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا - قال الترمذی حدیث حسن - پہر بیان لفظ مجلس
عموم الدلالت واقع ہے داخل ہے اوسمین جلسہ الفراغ[۱] بہی جو بعد نماز کے فراغ کے آنحضرت صلے الله
علیہ وسلم لوگون کی طرف رخ کرکے بیٹہتے تہے کبہی تہوڑا کبہی دیر تک - چنانچہ سنن ابی داؤد وغیرہ
مین بسند صحیح چند حدیثین مروی ہین کہ بعد نماز صبح کے حضرت صلعم بطلوع آفتاب تک نماز کی
جگہ مین بیٹہے رہتے تہے اور عموم اوقات مین بہی ثابت کہ تا نکل جانے نسوات کی مسجد سے آنحضرت صلعم
اور کل نمازی اپنی نماز کی جگہ بیٹہے رہتے رواہ البخاری عن ام سلمہ - اور ایسی حدیث ابن عباس عہ مین
لفظ لیلة حین فرغ من صلوٰتہ عام ہی نماز عشا اور نماز تہجد کو - اور حدیث معاذ بن جبل
عند احمد والترمذی فثوب بالصلوٰة فصلی رسول الله صلعم وتجوز فی صلوٰته فلما سلم دعا
لصلوٰته مین لفظ ثوب سے مستفید لصلوٰة مکتوبہ ہے - بہرکیف گرچہ حدیثین دعاء بعد الصلوٰة کی اور
اور کتابون مین بتصریح بہت وارد ہین لیکن ثبوت دعوی اور تطبیق کے لئے یہ چند مقید او مطلق منفصل اور متصل
ہر قسم کی کتب مشہورہ سے کافی ہین اور یہ باعتبار فعل ہدی آنحضرت صلعم کی گذرا اور باعتبار قول
آپکے جو اس سنت ہدی کے اجرا و شیوع مین اپنی امت کو تعلیم و ترغیب فرمایا بلکہ امر باندہا اور ترک
پر تہدید و ترہیب دکہایا اسکو بہی بالاجمال کچہ بطور نظر لکہدیتا ہون ---

اقوال در تعلیم و ترغیب دعا بعد الصلوٰة

[۱] قولہ جلسہ الفراغ ۱۲ - یہ وہی ایک ہے بعد سلام نماز بقدر جلسہ بین السجدتین کے یعنی سابق قعدہ پر قبلہ رو بیٹہا رہنا چنانچہ حدیث براء ابن عازب جو کہ عند النسائی مروی ہے فجلسته بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء اور حدیث عائشہ فی المسلم والسنن اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللهم انت السلام الخ اسی جلسہ کی بیان مین ہے - دوسرا جلسہ بعد الفراغ یعنے لوگون کی طرف گہوم کر بیٹہنے پہر تسبیح وتہلیل وتکبیر واذکار ودعا ونصائح وتعلیم وپرسش وغیر ذلک کل اسی میں تہی - روی مسلم واہل السنن عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرة کان النبی صلعم لا یقوم من مصلاه الذی یصلی فیه الصبح حتی تطلع الشمس وکانوا یتحدثون فی الجاہلیة فیضحکون ویتبسم رسول الله صلعم - پہر یہ آخر تو جلسہ اول اور ثانی کی نہین سمجہا دلالت مین اسکی مضطرب ہوا ۱۲ م - ترمذی اور نسائی مین جابر بن سمرة سے مروی ہی کان النبی صلعم اذا صلی الفجر قعد فی مصلاه حتی تطلع الشمس - اور انس کی روایت جو ترغیب لغیرہ مروی ہے اور ابو داؤد مین انس سے تمنا اسکی مروی ہے ۱۲ م ---

فمنہا حدیث انس رض قال کنت جالسا مع النبی ص فی المسجد ورجل یصلی فقال وفی روایۃ بدل فقال ثم دعا
اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یاذا الجلال
والاکرام یاحی یاقیوم انی اسالک فقال النبی ص دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب
واذا سئل بہ اعطی رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ۔ وجہ دلالت لبعد الصلوۃ یہ بیان
فقال کا فای تعقیب اور ثم فاصل ہے یعنی یہ دونوں مقتضی ہیں دعا کی لبعد الصلوۃ پر۔ اور کیوں نہیں جب
ایک دوسری روایت میں تصریح بھی ہے فلما رکع وسجد وتشھد دعا فقال فی دعائہ اللھم انی اسالک
الخ یہاں سلام پھیرنے کا مانند حدیث عبداللہ کے مطلق ذکر نہیں نہ قبل دعا نہ لبعد دعا۔ اور ظاہر ہے کہ مسئلہ
تحلیلھا التسلیم کا اولا نہتا بلکہ مجرد تشہد پر اختتام نماز کی تھی اذا قلت او فعلت فقد تمت صلوتک یہ عمل تھا
اور سلام اوسی تشہد میں ادا ہوتا تھا پھر درود اور سلام تحلیل موخر ہوئے ہیں اور اسیلئے بہت حدیثوں میں تشہد
تک ذکر صلوۃ ہی درود و سلام مذکور نہیں معدوم ہی قال رسول اللہ صلعم اعبد اللہ اذا تشھدت فقد
قضیت صلوتک ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد ابوداؤد۔ ومنہا حدیث
محجن بن الادرع عند ابی داؤد انہ قال دخل رسول اللہ المسجد فاذا ھو برجل قد قضی صلوتہ وھو
یتشھد (ای فی ذکر الشہادۃ التوحید) وھو یقول اللھم انی اسئلک باللہ الاحد الصمد الذی
لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ان تغفرلی ذنوبی انک انت الغفور الرحیم فقال
رسول اللہ ص قد غفرلہ قد غفرلہ۔ قد قضی صلوتہ مصرح ہے کہ یہ لبعد نماز واقع تھا۔ اور پھر دعا
کا یہی مستفید ہے لبعد از صلوۃ کو۔ ومنہا حدیث فضالہ بن عبید عند الترمذی قال بینا
رسول اللہ ص قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللھم اغفرلی وارحمنی فقال رسول اللہ عجلت
ایھا المصلی اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ قال فضالہ
ثم صلی رجل اخر لبعد ذلک فحمد اللہ وصلی علی النبی ص فقال النبی ص ایھا المصلی ادع تجب
۱۲ قال الترمذی حدیث حسن۔ ومنہا حدیث عبداللہ بن مسعود رض عند الترمذی قال کنت انا
اصلی والنبی ص وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدات بالثناء علی اللہ تعالی ثم الصلوۃ
علی النبی ص ثم دعوت لنفسی فقال النبی ص سل تعطہ سل تعطہ قال الترمذی حدیث حسن
صحیح ترجمہ لہا فضالہ بن عبید نے کہ جس وقت ہم لوگ رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے آیا ایک مرد پھر نماز پڑھا

یعنی یہ بعد نماز کی بولا اللّٰہم اغفرلی وارحمنی تو فرمایا رسول اللہ صلعم نے عجلت پکڑا تونے ای نمازی چاہئے کہ جب نماز پڑھ چکے تو بیٹھ پھر حمد کر اللہ کی ساتھ اون کلمات کی کہ وہ اہل ہے اسکا اور درود بھیج اوپر میری پھر دعا مانگ اوس کے بعد فضالہ نے پھر نماز پڑھی ایک مرد دوسری نے بعد اسکی پھر حمد کیا اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجا نبی صلعم پر تو فرمایا نبی صلعم نے کہ ای نمازی دعا کر قبول کیجاویگی ۱۲ اور کہا عبداللہ بن مسعود رضی نے کہ تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر ساتھ آپکے پھر جب بیٹھا میں یعنے واسطے دعا کی شروع کیا میں ساتھ ثنا کی اوپر اللہ تعالیٰ کی پھر ساتھ درود کی نبی صلعم پھر دعا کیا میں واسطے جان اپنی تو فرمایا نبی صلعم نے کہ مانگ دیا جاویگا وہ چیز مانگ دیا جاویگا وہ چیز نزدیک شافعی حدیث کی رجل آخر جو حدیث فضالہ میں ہے غالباً یہی عبداللہ بن مسعود رضی ہیں واللہ اعلم قطع نظر اسکی قولہ بداءت بالثناء علی اللہ تعالیٰ ثم الصلوٰۃ علی النبی صلعم ثم دعوت مستظہر ومستفید ہے اس امر کی کہ قعود فی الجلسۃ سے مراد جلسہ دعا ہے — ومنہا حدیث حارث بن مسلم التمیمی عن ابیہ عن رسول اللہ صلعم عند ابی داؤد انہ اسر الیہ فقال اذا انصرفت من صلوٰۃ المغرب فقل قبل ان تتکلم احد اللّٰہم اجرنی من النار سبع مرات وھکذا اذا صلیت الصبح — زاد المعاد میں کہا ہے این حدیث در صحیح ابن حبان است — ومنہا حدیث ابی مالک الاشجعی عن ابیہ قال کان رجل اذا اسلم علمہ النبی صلعم الصلوٰۃ ثم امرہ ان یدعو بھولاء الکلمات اللّٰہم اغفرلی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ مسلم یعنی روایت ہی ثابت ہی کہ حضرت نے اوسکو بعد نماز کے دعا اولاً تعلیم کیا تو اوسنی کافی نہ جانکر کہا کہ یہ تو رب کی لئے ہوا میری لئے کیا ہی تب حضرت صلعم نے فرمایا کہ دعا کو ان کلمات سے — ومنہا حدیث ابی ذر ترمذی من قال دبر صلوٰۃ الفجر وھو ثان رجلیہ قبل ان یتکلم لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات الخ اور امام احمد نے اسکو بروایت عبدالرحمٰن بن غنم روایت کیا ہے اور اسمیں صلوٰۃ مغرب وصبح دونوں مذکور ہے اور بعد قبل ان یتکلم کے ان ینصرف ہی

اور بعد لٹنا ان رجلیہ کے یعنی رجلیہ ہی پھر کہنے یہاں دو استدلال ہیں ایک تو تحقیق معنے
دبر الصلوۃ یعنی یہ قید کہ قبل کلام کرنے اور قبل پھرنے کی اپنے دونوں پیر کو بیٹھے ہوئے
اور یہی اکثر نشست پر یہ علامات بڑی مقتضی ہی بعد سلام پر ہونا یہ قید محل حل میں ہوتی ہی
پس چونکہ وہ قید محل حل میں ان افعال کے ہی بنا بر ... تو اوس محل کے یہ قید دے
و در سفر گفت ہر کہ در پی نماز صبح پیش از آنکہ سخن گوید دہ بار بگوید ۔۔۔ اور حدیث ابن الزبیر فی الزبیر
سے اولا معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت صلعم بعد سلام نماز کے اسکو پڑھتے تھے ۔ اور جیسا کہ حدیث عبد الرحمن
میں صلوۃ مغرب کا اضافہ ہے حدیث مغیرہ و ابن الزبیر وغیرہا میں یہ عمل بلا قید مذکورہ پانچوں وقت
میں آیا ہے اور عبادات و ادعیہ وغیرہ دیگر بھی شامل ہیں پھر اوسی اسکو حکم میں دعا کی لیا اور بہتی
دیگر احادیث کی دبر الصلوۃ کو بمعنے عقیب الصلوۃ کھینچا اور نسائی کی باب الامر بقراۃ
المعوذات بعد التسلیم من الصلوۃ میں حدیث عقبہ بن عامر کے لکھا ہی انہ قال امرنی رسول اللہ صلعم
ان اقرأ المعوذات فی دبر کل صلوۃ وعن مسلم بن ابی بکرہ عن ابیہ ان رسول اللہ صلعم
کان یقول فی دبر الصلوۃ اور اسمیں شک نہیں کہ استعاذہ میں دعا ہے ۔ روی مسلم عن
ابن عباس رضی اللہ عنہ قال ان النبی صلعم کان یعلمہم ہذا الدعاء کما یعلمہم السورۃ من القرآن
یقول قولوا اللہم انی اعوذ بک من عذاب جہنم واعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المحیا والممات ومن فتنۃ المسیح الدجال ۔ وفی متفق علیہ عن عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلعم یدعو فی الصلوۃ یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک
من فتنۃ المسیح الدجال الخ ۔ یہ نمونہ تعلیم و ترغیب کا ہے ۔ **امر للدعاء**
اور تہدید و ترہیب ترک پر اوسکی فمنہا حدیث فضالۃ مذکورہ بالا الیہا
اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ہو اہلہ وصل علی ثم ادعہ اور قولہ ایہا المصلی ادع تجب

---

۵۱ قولہ قبل ان ینصرف ۱۲ معنی الانصراف کا پھرنا ہے پھر یہ دو ہی پھرنا نماز سے یعنے خروج عن الصلوۃ ۔ چنانچہ حدیث حارث بن مسلم میں یہی ہے دوسرا پھرنا قعدہ سے یعنے قعدہ توڑ کر منہ طرف مقتدیوں کے چنانچہ حدیث عبد الرحمن بن غنم میں یہ آتا ہے ۱۲ م

۹۔ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لقطہ اور ایک دوسری حدیث میں اور بھی فضالہ بن عبید کے یہ بھی ہے فقال
رسول اللہ صلعم اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی صلعم ثم لیدع
بعد ماشاء رواہ الترمذی وصححہ وابوداؤد والنسائی وابن خزیمہ وابن حبان والحاکم ترجمہ فرمایا
حضرت صلعم نے کہ جب نماز پڑھ چکے تمہاری تو چاہئے کہ شروع کرے ساتھ تحمید اللہ کے اور ثنا
کرے اوپر اسکے پھر چاہئے کہ درود پڑھے اوپر نبی صلعم کے پھر چاہئے کہ دعا مانگے بعد اسکے جو چاہے
کہا امام شوکانی نے وذلک مبین للمراد وهو لا یتم الا بعد التسلیم ۔ ومنها حدیث جابر
بن مسلم وحدیث ابی مالک اشجعی متقدم ۔ ومنها حدیث عقبہ بن عامر رض امرنی رسول اللہ صلعم
ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل صلوۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیہقی فی دعوات الکبیر
معوذات عملا وتعلیما مانند بعض دیگر ادعیہ کی اندر نماز اور باہر نماز کے دونوں محل میں بکثرت ثابت
کوئی محل دیگر کا منافی نہیں اور استعاذہ مانند استغفار کے عین دعا ہے ومنها حدیث ثوبان رض
قال قال رسول اللہ صلعم ولا یؤم عبد قوما فیخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم
رواہ الترمذی یہ بظاہر مقتضا اس تہدید کا ادعیہ اندرونی اور بیرونی دونوں کو شامل ہے لیکن
عند التامل یہ تہدید ادعیہ اندرونی کو شامل نہیں دلالت اسکا بوجہ ادعیہ بیرونی ہی ہے یعنی کل
ادعیہ اندرونی کے ساتھ ہیں گرچہ محل مستقل للدعا نہیں ہیں بلکہ ضمنا ومعنا ہیں لیکن بوجہ
ماثور کے دعاء مسنونہ مشروع اور مقام ادعیہ ہیں پھر چونکہ خود رسول اللہ صلعم سے عین حالت امامت میں
ان ساتوں محل میں الفاظ ادعیہ بصیغہ [illegible] الدلالت لنفسہ ثابت امام مجد الدین فی سفر السعادت میں
کہا ہے کہ دعوتی کہ در نماز کردی ہمہ بلفظ الفاظ مروی [illegible] ۱۲ پس بمقتضا تہدید کا ادعیہ
اندرونی سے ممنوع ومحصور ۔ اما یہ کہ ادعیہ بعد الصلوۃ میں بھی بعض دعا مخصوص الدلالت لنفسہ
وارد ہے چنانچہ بعض دعا جامع ادعیہ اندرونی میں جیسے تو یہ شاذ ہی اور باوجہ اپنی نماز تنہا
جیسے پڑھنی [illegible] اور یہ کہ ادعیہ بعد الصلوۃ میں ایسی دعا نہی اگر بعض بلفظ افراد ہے تو بعض بلفظ جماعت
کے ہے ۔ دوسری یہ کہ ادعیہ بیرونی میں بسبب موافقت اور تامین مقتدیوں کی کل اہل جماعت اوس میں
شریک

شریک شامل ہیں بعد لفظ افراد خیانت قوم نہیں مگر یہ کہ پھر اس حدیث کا کیا نفع۔ تو واضح ہو کہ تنبیہ اس امر کی ہے کہ امام بخل اور قصد اونکی محرومی کا نکریں اور وہ تین طور سے ہوتا ہے ایک تو ادعیہ اندرونی کو استعمال میں لایا اور بعد از سلام ادعیہ بیرونی کو جو عین مستقل محل دعا کا ہے اوسکو خالی چھوڑا مقتدیان دعا سے محروم ہوئے۔ دوسری طور یہ کہ کوئی عبادت مانع اشتراک کیا کہ یہ بھی نیا ہے تیسرے یہ کہ ایسے صورت مخفی سے دعا کیا کہ اہل جماعت اوس سے بے علم ہو کر شریک نہو سکے۔ تو ان تینوں اشکال بخل و استغنائی سے امام کو احتراز مناسب۔ ومنہا حدیث معاذ بن جبل امر یا

معاذ لا تدعن دبر کل صلوٰۃ ان تقول اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن

عبادتک یعنے تاکید فرمایا حضرت صلعم نے معاذ بن جبل کو کہ ہرگز نہ چھوڑ تو پیچھے کسی نماز کے پڑھنا اس دعا کا۔ روایت کیا اسکو امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے اور صحیح کہا ہی اسکو ابن حبان اور حاکم نے۔ سفر السعادت میں کہا ہے وصیت فرمود معاذ را کہ در عقب ہر نماز بگوید اللھم اعنی الخ۔ مسک الختام کی باب صفۃ الصلوٰۃ میں بذیل اس حدیث کی ماتحت لفظ دبر الصلوٰۃ کے کہا ہے کہ ولفظ کل صلوٰۃ عام است از مکتوبہ و نافلہ و ظاہر اول است و درینجا دلالت است بر مشروعیت دعا بعد نماز فرض و بخاری بابی عقد کردہ و گفتہ باب الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ حافظ ابن حجر در فتح الباری گفتہ و درین ترجمہ رد است بر کسی کہ گمان میکند کہ دعا بعد فریضہ مشروع نیست ۱۲ اکثر شارحین اسپر ہیں کہ لا تدعن کی نہی ہوں تاکید مقتضی ہی ترک کی تحریم کو۔ ومنہا حدیث فضل بن

عباس قال قال رسول اللہ صلعم الصلوٰۃ مثنی مثنی تشہد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن

وتقنع یدیک یقول ترفعہما الی ربک مستقبلا ببطونہما وجہک وتقول

یا رب یا رب یا رب ومن لم یفعل ذلک فہو کذا کذا وفی روایۃ فہو

خداج ۱۲ یعنے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ نماز دو دو ہے یعنے تشہد پڑھنا ہر دو رکعت پر اور نماز خشوع اور تضرع اور طمانیت پکڑنا ہے اور یہ کہ دعا کرے تو دونوں ہاتھوں سے اپنے فرمایا اٹھا تو دونوں کو طرف رب اپنے پیش کرنیوالا دونوں ہتھیلیوں کو سامنے

موںہہ اپنی تک اور کہی تو اسے خدا ای خدا ای خدا اور جس شخص نے نہیں کیا یہ پس وہ ایسا ہی ایسا ہے - اور ایک روایت میں تصریح ہی کہ لیں وہ ناقص ہے روایت کیا اسکو ترمذی نے - ومنہا حدیث عبداللہ بن الحارث عن المطلب عن النبی ؐ قال الصلوۃ مثنی مثنی ان تشہد فی کل رکعتین ان تباس وتمسکن وتقنع بیدیک وتقول اللہم اللہم فمن لم یفعل ذلک فہی خداج قال ابن العربی ہو الرفع بعد الصلوۃ ۱۲ پھر چونکہ الصلوۃ اسم جنس ہے یا یون کہ الف لام استغراق ہے بنا بر فرائض ونوافل کل کو شامل ہے یا یون کہ وہ تمامی نماز جس میں دو رکعت کے بعد تشہد ہے اور ادا اوسکا بخشوع وخضوع وطمانیت لازم ہی وہ مامور بہ ان رعایات کے ہیں یعنی اوسکی ختم پر ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا چاہی لیکن عند القائل بچند وجوہ یہ نماز نماز فرض ہے کیونکہ اصل اور اول اور لاہوی نماز یہی ہے پھر الف لام معہود ای اور منجملہ وجوہ کے ایک یہ ہی کہ در بارہ دعا بکثرت قید دبر کل صلوۃ مکتوبہ کی وارد ہے اور فیصلہ کوئی فریضہ آپ کا بدون دعا کے صراحۃً ثابت نہیں - اما روایت [illegible] ونوافل میں آپکی پس سوا نماز تہجد یا دوگانہ حوائج مخصوصہ مثل استسقا وکسوفین وعیدین کے یہ دعا عقب الصلوۃ کہاں مذکور وماثور ہے لامحالہ مراد الصلوۃ سے صلوۃ مفروضہ ہے اور بسبب [illegible] غیر بالغ کے اگر ہر نماز بعد بھی کوئی دعا کرے کچھ برا نہیں ہے - اما بعض نادان متعصب کا حیلہ وتاویل کہ مراد مثنی مثنی سے مجرد نوافل ہے تو اوسکی تحقیق نے رد کردیا اس جو صلہ کو مثنی کے معنی ومراد کو بیان خود شارع ؐ نے فرمایا ولتفسیر اتبادیا مثل تاویل وعمل باقی نہیں اور کوئی فریضہ لیا ثنائی کیا ثنائی ورباعی اس صفت تشہد فی کل رکعتین سی خالی نہیں بلکہ نوافل کا خلو اسی صفت سے ثابت اور جائز ہے حتی کہ وتر پانچ رکعت بدون جلسہ ثنائیہ ورباعیہ کے مروی - اور قولہ صلوۃ اللیل مثنی مثنی سے

لہ قولہ ثابت [illegible] ۱۲ نوافل [illegible] اور بعض علما کا مذہب [illegible]

اور اس حدیث سے کچھ ربط و تعلق نہین یہہ مسئلہ دیگر ہے وہ مسئلہ دیگر ــــ ومنہا حدیث انس
بن مالک رضہ عند احمد ان النبی صلعم قال اذا قام الامام فی محرابہ وتوازت الصفوف
نزلت الرحمۃ فاول ذلک نصیب الامام ثم من عن یمینہ ثم من عن یسارہ
ثم تتفرق الرحمۃ علی الجماعۃ ثم ینادی ملک ربح فلان وخسر فلان فالرابح
من یرفع یدیہ بالدعاء الی اللہ تعالی اذا فرغ من صلوتہ المکتوبۃ والخاسر
ہو الذی خرج من المسجد بلا دعاء فاذا خرج بلا دعاء قالت الملئکۃ یا فلان
استغنیت عن اللہ تعالی مالک عند اللہ حاجۃ ــــ یعنی فرمایا نبی صلعم نے کہ جب کھڑا ہو امام
محراب مین اور برابر ہوئی قطار نمازیون کی اوتری رحمت پھر پہلے یہ حصہ ملتا ہے امام کو پھر جو
داہنے ہین امام سے پھر جو بائین ہین اوس سے پھر منتشر ہوجاتی ہے رحمت اوپر جماعت کے پھر
ندا کرتا ہے ایک فرشتہ کہ فلاح کو پہونچا فلانا اور خسارہ پایا فلانے نے تو کہتا ہے دوسرا فرشتہ کسنے
فلاح پایا اور کون خسارت مین پڑا تب کہتا ہے فرشتہ اول کہ فلاح پانیوالا وہ ہے جو اٹھاتا ہے
دونون ہاتھ کو اپنے واسطے دعا کے طرف اللہ برتر کے جب فارغ ہوتا ہے نماز فرض سے اپنے اور
خسارت پانیوالا وہ ہے جو نکلا مسجد سے بلا دعا کے سو جب نکلا بلا دعا کے کہتا ہے فرشتہ ای فلانے
نے بےپروائی کیا تو نے اللہ برتر سے نہین ہے تجھکو اللہ کے پاس کچھ حاجت ــــ یہہ حدیث
غنیۃ الطالبین مؤلفہ غوث الاعظم رحمہ اللہ مین بھی استدلالاً منقول ہے ــــ اور شاہد ہے اس روایت
کی حدیث دیگر وہ جو حافظ ابو بکر احمد بن محمد بن اسحق بن السنی نے بیچ کتاب مسمّٰی عمل الیوم واللیلہ کے
اخراج کیا ہے حدثنی احمد بن الحسن حدثنا ابو اسحق یعقوب بن خالد بن یزید الطیالسی حدثنا عبد العزیز
بن عبد الرحمن القرشی عن خصیف عن انس بن مالک عن النبی صلعم انہ قال ما من عبد یبسط
کفیہ فی دبر کل صلوۃ ثم یقول اللہم الٰہی واِلٰہ ابراہیم واسحٰق ویعقوب واِلٰہ
جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر و
تعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر

قالی متمسکن - الا دعا ان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدایہ خائبین ۱۲

یعنی فرمایا نبی صلعم نے کہ نہین ہے کوئی بندہ کہ پھیلایا اوسنے دونون ہتھیلیونکو اپنے پیچھے ہر نماز کے پھر کہتا ہے ای اللہ معبود میرے اور معبود ابراہیم و اسحق و یعقوب کے اور معبود جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کے مانگتا ہون تجھسے یہ کہ قبول کرے تو دعا کو میرے سو بیشک مین بیقرار ہون اور عصمت دے تو مجھکو دین مین میرے سو بیشک مین جانچا گیا ہون اور پھیر لے تو مجھکو رحمت مین اپنے سو بیشک مین گنہگار ہون اور شاید کہ مجھسے افلاس کو سو بیشک مین محتاج ہون ۱۲ مگر یہ حق اللہ عزوجل یہ کہ نہین پھیرے ہاتھ اوسکے نامراد — مخفی نرہے کہ عبدالعزیز بن عبدالرحمن بن اسحق قرشی جو سند مین اس حدیث کے ہے گرچہ متکلم فیہ ہے لیکن مسند امام احمد اور سنن ابی داؤد وغیرہما کے اکثر حدیثونمین یہ واسطہ ہے اور وہ احادیث معمول بہا ہین اور ائمہ حدیث متفق ہین اسپر کہ شہادت اور تقسیم میراث متبرک مسموع ہے اور مجمل دعا تو بعد ہر فریضہ کے فعلاً اور قولاً ترغیباً و تنبیہاً بہ طریق احادیث صحاح متواتر المعنی سے ایسا ثابت و متحقق کہ انکار و شک سے یا ضعیف وادنی مبالغہ سے اوسکے خوف ارتکاب کفر و ارتداد کا ہے اور بیسیون مسائل اسی نماز کے متعلق وہین جنکے بعض منفعات[1] پر بناء دین اور باتفاق اہل سنت وہ واجب العمل ہین اور کتنے محض وہم پر واجب

---

[1] قولہ بعض منفعات پر بناء دین ۱۲ چنانچہ استثناء حدیث الماء طہور لا ینجسہ شئی کا لفظا الا ما غلب علی ریحہ او طعمہ او لونہ رواہ الدارقطنی عن ثوبان ورواہ الطبرانی و ابن ماجہ عن ابی امامۃ قال الشافعی لا یثبتہ اہل الحدیث علی ضعفہ نووی ... فی الاجماع علی صحۃ معناہ پھر حل دم اور طہر نجاست متعلق فرض اور وجوب کے ہے ... حدیث لا باس ببول ما یوکل لحمہ رواہ الدارقطنی عن جابر و براء بن عازب — اور ایسی ہی حدیث ... رواہ الترمذی و ابی داؤد ... الماء لا یجنب ... فی دم الحیض ایسی ہی حدیث الا صلاۃ لمن لا وضوء لہ ... ولا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ رواہ الحاکم عن جماعۃ وکلہا ضعیفۃ قال احمد لا یثبت فیہ شئی اور ایسی ہی حدیث جابر عند الدارقطنی والبیہقی اور دار المدار علی ... — اور ایسی ہی حدیث عند ابن ماجہ من اصابہ قی او رعاف او قلس او مذی فلینصرف فلیتوضا — اور حدیث ام سلمہ کانت النفساء تجلس علی عہد رسول اللہ صلعم اربعین یوما — اور حدیث ابن عمر اعلمت لنا ... ضعیف ہے — اور حدیث من نام مضطجعا فعلیہ الوضوء — اور حدیث العینین وکاء السہ فمن نام فلیتوضا — کل ضعیف ہین اور حدیث تحت کل شعرۃ جنابۃ — اور حدیث مسح علی الجبائر ضعیف ہے پھر بہی سے اوسکا ... گئے ہین ... اور ... اسمین ...

وسنت قرار پائے ہین — اور بیان تو ان تفاسیر و توضیح کے ذرہ ذرہ متفرق طور پر اصل
صحیح السند ہر امر کی اپنے اپنے ابواب مین موجود ہیں چنانچہ ہر امر مندرجہ اسکا اپنے موقع پر اس
رسالہ مین بھی مرقوم ہے پھر یہہ بیان گذرا محل کا دعا کے — **اما یہہ** کہ واسطے ایراد اوسکے احکام
ہین — پھر اگرچہ سابق بیان کے ذیل مین ضمناً احکام اوسکے معلوم ہو گئے تاہم مستقلاً کچھہ مختصر
بھی گرچہ اشارۃً ہو ذکر ضرور ہے **احکام دعا** واضح ہو کہ جب نفس دعا بالاجمال ہی سہی نصوص
قطعیات سے عین عبودیت الٰہی و مغز عبودیت و دلالت توحید ثابت ہو چکا ہے پھر انکار و استکبار
اس سے کفر صریح ہے بنابر شیخ الاسلام تقی الدین سبکی نے بھی کہا **ان الدعاء اخص من**
العبادۃ فمن استکبر عن العبادۃ استکبر عن الدعاء (یعنی جو شخص بے پروائی و غرضی
اوسکو ہو گی جو عبادت سے بے پرواہ و بیغرض ہو) **وعلیٰ ھذا فالوعید انما ھو فی حق من ترک**
الدعاء استکبارا ومن فعل ذلک کفر — **اما حکم** بقیہ مقام چنانچہ بعد نماز فریضہ —
پھر متعلقہ یہہ قید جملہ بیان کے ہے بہ نسبت اوس اجمال کے جیسے نماز ظہر اور عصر وغیرہا بہ نسبت
اقیموا الصلوٰۃ کے اور عملاً [1] اس قید پر مواظبت اور امراً تمہید و تشدید غیر متواتر المعنی بلا اسماعیہ
ثابت و متحقق پس یہہ دعا یعنی بعد نماز فرض کے واجب العمل یا لازم الاداء ہے — انکار و اعراض
مشروعیت سے اسکے کفر ہے اور انکار و استنکار اس سے ضلالت اور فسق ہے مگر نماز کو
مخل نہین کیونکہ یہہ ایک عمل مستقل ہے پیچھے اوسکے — **اما حکم** ہیئت مخصوص مشہورہ
اس دعا کے جو شائع ہے اور بیان کیفیت اوسکی صورت حال اوسکا عنقریب دیکھا جاویگا
اختیار کرنا اوسکا مسنون بلکہ موکد ہے بدلائل خبر مشاہیر اور وہ آداب و ماہیت دعا سے ہے
پھر انکار مسنونیت اور مشروعیت کا اس ہیئت مثبوتہ و ماثورہ فی الدعا کی بھی فسق ہے اور استحقار
کفر اور استکبار معصیت اور جسارت ہے کیونکہ فوت ماہیت عین فوت اصل کا ہی ہوا کرتا ہے ضرورتاً

[1] قولہ اور عملاً اس قید پر مواظبت ١٢ کما فی حدیث عائشہ عند النسائی اللھم رب جبریل والی اور حدیث
زید بن ارقم مسند احمد او سنن والی اور حدیث نمبر دس سفر السعادت والی اور حدیث ابو ایوب انصاری والی ١ —

ترک مضائقہ نہین — فلذا قال الشیخ السبکی المذکور واما من ترکہ لمقصدا
من المقاصد فلا یتوجہ الیہ الوعید المذکور وان کنا نری ان ملازمة
الدعاء والاستکثار منہ ارجح من الترک لکثرة الادلة الواردة فی الحض علیہ
انتہی — ہان چونکہ یہہ دعا ارکان یا اجزاء سے نماز کے نہین ایک جداگانہ عبادت ہے مرادف اوس کے
اور آداب سے خاتمۂ صلوٰة کا یا مہر اجابت صلوٰة جیساکہ تامین پیچھے فاتحہ کے اور نماز عید بسبب روزہ
رمضان کے بنابر کسی مقصد سے گاہے ترک داخل وعید نہین نہ مخل صلوٰة — اور چونکہ گاہے مجرد
بعض عبارات ادعیہ کے قرأت پر اکتفا بھی شارع سے مفہوم بنابر کسی ضرورت کے سبب سے یا اس
قصد سے کہ لوگ اسکو جزو صلوٰة سے نجان لین یا یہ کہ فرض اور سنت مین تفریق ہو یا اس اظہار
کے لئے کہ گاہی مجرد منہہ سے کچھہ کلمات دعائیہ پڑھہ لینا بھی کافی ہوتا ہے پس ان مقصدون سے
گاہے مجرد بعض ادعیۂ کے قرأة پر اکتفا مضائقہ نہین جیساکہ گاہے مجرد چار رکعت پر فریضہ ظہر کے یا تین
رکعت پر فریضہ مغرب کے اکتفا بدون سنت رواتب کے یا رکعات صلوٰة مین مجرد ارکان خمسہ
قیام و قرأة و رکوع و سجود و تشہد پر اکتفا بدون اذکار مسنونہ کے لمقصد من المقاصد مضائقہ نہین
استخفاف و تساہل و تکاسل مین مضائقہ ہے — یہہ بیان احکام دعا کا گذرا —

اما آداب دعا — پہر آداب دعا چند ہین ضروری اوسکے مجملا بعض یہہ ہین روی الترمذی
عن ابی ہریرہ رض عن النبی صلعم ادعوا الله وانتم موقنون بالاجابة واعلموا ان الله
لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ — یعنی دعا کرو الله سے اور یقین اوسکے قبول کا
یقین کرکے اور جان رکھو یہہ کہ الله نہین قبول کرتا ہے دعا کو دل غافل سے جو کھیل کرتا ہے —
وروی الطبرانی بروایة عائشہ رض ان الله یحب الملحین فی الدعاء یعنی بیشک الله برتر
محبوب رکھتا ہے الحاح کرنیوالون کو دعامین — بنابر اجابت مشروط ہے ساتھہ اخلاص کے
وفیہ قولہ تعالیٰ فادعوہ مخلصین لہ الدین — عون الباری شرح بخاری کے صفحہ ۱۸
جلد ہشتم مین ابن جوزی کا قول نقل کیا ہے قال ومن جملة اداب الدعاء تحری

L 2378

الاوقات الفاضلة كالسجود وعند الاذان ومنها تقديم الوضوء والصلوٰة
واستقبال القبلة ورفع اليدين وتقديم التوبة والاعتراف بالذنب و
الاخلاص وافتتاحه بالحمد والثناء والصلوٰة على النبي ص والسوال بالاسماء
الحسنٰى۔ قال الشارح وفي القسطلاني وان يختم الدعاء بالطابع وهو امين
ولا يخص نفسه بالدعاء بل يعم ليدرج دعاءه وطلبه في تضاعيف دعاء
الموحدين ويخلط حاجته بحاجتهم لعلها ان تقبل ببركتهم وتجاب
پھر یہہ مذکورات آداب دعا کے جتنے ضبط ہین ضروری ارکان ادا اور اسباب اجابت سے
او سکے ہین اور کل مدلل ہین باحادیث صحاح چنانچہ اکثر کی انکے احادیث مذکورہ صدر مین ضمناً
دلائل مرعی ہین اور بعض عملاً مدنظر چنانچہ تقدیم وضو وصلوٰۃ۔ تو چونکہ استدلالاً بھی لتصریح
اسکی حسب دعوی مناسب بنا بر یہہ حدیث ترمذی کی یہان مرقوم روی الترمذی عن عبد اللہ
بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ ص من کان له الى الله حاجة او الى احد من
بني ادم فليتوضا وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل
على النبي ص ثم ليقل لا اله الا الله الحليم الكريم الحديث اور عثمان بن حنیف کی روایت مین مجرد
وضو ہے۔ اور دعا بعد فریضہ مین ان دونون آداب کے تقدم خود موجود میسر۔ اما استقبال
قبلہ پھر یہہ بنسبت منفرد اور مقتدیون کے ہے ورنہ امام کو عند الدعا مانند خطبہ کے رخ کرنا ہے طرف
لوگون کے اسود عامری تابعی ثقہ صحابی جلیل الاعتبار عامر شامی کا بیٹا اپنے باپ عامر سے روایت کرتا ہے
حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ تبع تابعی علامہ دہر جو شیخ ہے امام بخاری امام الحدیث کا اور اکثر علما اہل طبقہ
اوسکے شاگرد ہین اوہنا نے بدو واسطہ عن الاسود العامری عن ابیہ رسول اللہ ص سے روایت کیا ہے
انه قال صليت مع رسول الله ص الفجر فلما سلم انحرف ورفع يديه ودعا الحديث
یعنی نماز پڑھا مین ساتھہ رسول اللہ ص کے فجر کی سو جب سلام پھیرا حضرت نے گھومے اور اٹھایا دونون

ف یہہ نو آداب ہین احیاء العلوم مین دس آداب لکھے ہین اور کل کو بدلائل صحیح مدلل کیا ہے ۱۲ م

ہاتھ کو اپنے اور دعا کیا - حدیث ایسی قلیل الواسطہ صحاح ستہ مین بہت کم ہین اور قلیل الواسطہ کا
اعتبار محدثین کے نزدیک بہت بڑا ہے چنانچہ ثلاثیات بخاری تمامی مرویات بخاری پر اسی وجہ سے
اعلیٰ مرتبت ہین اور یہہ انحراف بخاری مین بھی بروایت سمرہ بن جندب مروی ہے قال کان
رسول اللہ صلعم اذا صلی صلوۃ اقبل علینا بوجہہ اور مسلم مین براء بن عازب رض سے مروی ہے
قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال
فسمعتہ یقول رب قنی عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک — اور اصل اوسکی مختصراً
نسائی مین بروایت جابر بن سمرہ باب انحراف مین قال ما سلم انحرف تک وارد ہے — اور حضرت
علاء حضرمی رض سے بھی مانند حدیث اسود عامری کے ثابت ہے کہ بعد نماز فجر کے مقتدیون کے طرف رخ کرکے
ہاتھ اوٹھاکر دیر تک دعا کرتے رہے — پھر یہہ بیان آداب دعا کا گذرا — اتنا کیفیت مخصوص
ادائے دعا کی - پھر یون ہے کہ اگر منفرد یا مقتدی ہے تو بدستور بعد نماز قبلہ رخ بیٹھا رہے — اور اگر
امام ہے تو رخ بدلکر طرف مقتدیون کے مونہہ کرکے بیٹھے پھر اول کبریائی مولا مجیب الدعوات مشکل کشا کی
بآواز بلند شروع کرے بعدہ استغفار پھر تہلیل و تحمید و تسبیح و تقدیس پھر نبی صلعم پر درود و سلام
بھیجے پھر دونون ہاتھ اپنا سینہ کے برابر اوٹھاکر دونون کو کشادہ ملائے ہوئے ہتھیلیون کو اپنے
مونھہ کے سامنے کیے ہوئے بحضور قلب مشغول بدعا ہو اول عبارت متبرکہ و اسماء حسنی کو بولے بعدہ
حسب مناسب و حسب ضرورت مفید دین و مفید دنیا کی عبارت بولے جو شامل ہو سوال اور استفادہ
دونون کو پھر ساتھہ حمد خدا اور درود مصطفی کے ختم کرے اور اس دعا کے اثنا مین جو مقتدی ہون
اونکو بھی مناسب کہ یہہ دونون ہاتھ اوٹھائے ہوئے بدل رجوع اوس مضمون ادعیہ پر دھیان رکھے
ہوئے فقط آمین الہی آمین یا رب اغفر لی آمین کہتے رہین پھر مانند امام یا منفرد کے ہر کوئی اون دونو
ہاتھون کو اپنے اپنے مونہہ پر ملے بعدہ چاہے اور کچھ وظیفہ پڑھے چاہے تطوع مین لگے چاہے گھر یا اور
کسی کام مین جاوے پھر دلائل ان کل امور مفصلہ کے احادیث گذشتہ مین بخوبی گذرے مگر دیگر
دیگر دعوی کے ذیل مین بنا بر کچھہ مختصراً مستقل طور پر بھی احادیث دلالت مین ان امور کے لکھنا مناسب ہے

واضح ہو کہ تفصیل رخ کی امام کے مقتدی اور رخ مقتدی بقبلہ یا بن دلیل ہے جو بروایت اسود عامری اور سمرہ بن جندب و براء بن عازب اور جابر بن سمرہ معلوم ہوا کہ حضرت صلعم بعد نماز جو دعا کرتے تو لوگوں کے طرف رخ کرکے پس لوگوں کا رخ بدستور بجانب قبلہ مفہوم ہوا — اما منفرد کا رخ بقبلہ سو بدلیل حدیث عمر بن الخطاب عند احمد والترمذی کان النبی صلعم اذا انزل علیه الوحی سمع عندہ وجهه دوی کدوی النحل فانزل علیه یوما فمکثنا ساعة فسری عنه فاستقبل القبلة ورفع یدیه وقال اللهم زدنا ولا تنقصنا الخ وحدیث ابی ذر رض عند الترمذی من قال دبر صلوة الفجر وهو ثان رجلیه قبل ان یتکلم لا اله الا الله وحده لا شریک له الحدیث — اما یہ کہ اولاً کبریائی مولا کی باواز بلند شروع کرے سو بایں وجہ کہ زمانہ رسالت میں اور خاصۃً جماعت میں رسول اللہ صلعم کے نماز کے بعد اول اسکی کثرت تھی اسی ذکر کی آواز سنکر بقیہ لوگ جان لیتے تھے کہ نماز کا سلام پھر گیا — ابو داود نے ابن عباس رض سے روایت کیا ہے انه قال کان یعلم انقضاء صلوة رسول الله صلعم بالتکبیر — یعنی جانا جاتا تھا ختم ہونا نماز کا رسول اللہ صلعم کے بسبب تکبیر پکارے جانیکے — اور مسلم میں ہے انه قال کنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله صلعم بالتکبیر وفی روایة ما کنا نعرف انقضاء صلوة رسول الله صلعم الا بالتکبیر — اور لفظ نسائی کا یہ ہے انه قال انما کنت اعلم انقضاء صلوة رسول الله صلعم بالتکبیر — اور مسلم و ابو داود دونوں میں ہے وقال ابو معبد مولی ابن عباس عنه انه قال ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبة کان ذلک علی عهد رسول الله صلعم — یعنی کہا ابو معبد نے کہ عبد اللہ بن عباس رض سے سنا میں وہ کہتے تھے کہ بیشک بلند کرنا تھا آواز کا ساتھ ذکر اللہ کے جسوقت فارغ ہوتے تھے لوگ نماز فرض سے تھا یہ عمل اوپر زمانہ رسول اللہ صلعم کے — وقال ابو معبد وان ابن عباس قال کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعته اور کہا ابو معبد نے اور بیشک ابن عباس نے یہ بھی کہا کہ تھا میں جان لیتا جب جماعت ختم ہوتی یعنی لوگ سلام پھیرتے بسبب سننے

اس ذکر اللہ کے اور ثابت ہوا ہے کہ بعض اوقات ابن عباس رضؓ وقت ادائے نماز کے جماعت سے علحدہ پہرہ پر کھڑے کئے جاتے تھے ذکر اللہ کی آواز سنکر انقضاء صلوٰۃ معلوم کر لیتے تھے اور پہرہ توڑ کر پھر آپ نماز پڑھتے کہا امام نووی نے شرح مسلم میں ہذا دلیل لما قالہ بعض السلف انہ یستحب رفع الصوت بالتکبیر والذکر عقب المکتوبۃ وممن استحبہ من المتاخرین ابن حزم الظاہری۔ بعض روایت میں ذکر اللہ بعد الصلوٰۃ کے یہہ الفاظ کبریائی کے آئے ہیں اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ اور تکبیر ساتھ ان الفاظ کے بھی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اور اصل اسکی قول ہے اللہ سبحانہ کا واذا قضیتم الصلوٰۃ فاذکروا اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم۔ اما یہہ کہ بعدہ استغفار۔ چنانچہ آداب دعا میں گذرا۔ اور سفر السعادت میں مرقوم ہے چون از نماز سلام دادے سہ بار گفتے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت السلام ومنک السلام تبارکت وتعالیت یاذا الجلال والاکرام۔ غالبا یہہ بوجہ دعا ہونے کے بعد کبریائی متصور ہے واللہ اعلم۔ اما یہہ کہ پھر تہلیل و تحمید اور درود۔ چونکہ وارد ہے کہ رسول اللہ بعد نماز فرض ایک بار خواہ تین بار خواہ دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو علی کل شیٔ قدیر پڑھتے گا ہے اسیقدر گاہے دیگر ادعیہ بھی اضافہ کرتے۔ اور چونکہ امرا وتعلیما بھی ارشاد ہے اذا صلی احدکم فلیبدأ بتحمید اللہ والثناء علیہ ثم لیصل علی النبی ثم لیدع بعد ما شاء۔ وقال اذا صلیت فقعدت فاحمد اللہ بما ہو اہلہ وصل علی ثم ادعہ اور ترمذی نے حضرت عمر رضؓ سے روایت کیا ہے انہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منہ شیٔ حتی تصلی نبیک ؐ۔ اور علامہ سخاوی نے مقاصد الحسنہ میں ابی الدرداء رضؓ سے روایت کیا ہے اذا سئلتم اللہ حاجۃ فابدأوا بالصلوٰۃ علی النبی ؐ فان اللہ اکرم من ان یسئل حاجتین یقضی

حدا هما وتر دالاخرى — اما یہ کہ ہاتھ اٹھا کر اب مشغول بدعا ہو — فقد روی ابوداؤد فی
سننہ والبیہقی فی دعوات الکبیر عن سائب بن یزید عن ابیہ ان النبی ﷺ کان اذا دعا فرفع
یدیہ[۱] ومسح وجہہ بیدیہ — یعنی بیشک تھے نبی ﷺ جب دعا کرتے تھے تو اوٹھاتے تھے دونوں
ہاتھونکو اپنے اور ملتے مونہہ کو اپنے دونوں ہاتھون سے اپنے — وروی ابوداؤد عن انس رض قال
رأیت رسول اللہ ﷺ یدعو ہکذا بباطن کفیہ — وللبخاری والبیہقی عنہ قال کان رسول
اللہ ﷺ یرفع یدیہ فی الدعاء حتی یری بیاض ابطیہ وروی ابوداؤد عن ابن عباس رض
قال المسئلۃ ان ترفع یدیک حذو منکبیک او نحوہما والاستغفار ان تشیر
باصبع واحدۃ والابتہال ان تمد یدیک جمیعا — وعن سہل بن سعد رض ان النبی ﷺ
ما کان یدعو الا یضع یدیہ حذو منکبیہ رواہ احمد وابوداؤد — وروی احمد عن ابن عمر رض
انہ یقول ان رفعکم ایدیکم بدعۃ[۲] ما زاد رسول اللہ ﷺ علی ہذا یعنی الی الصدر
وروی ابوداؤد عن مالک بن یسار ان رسول اللہ قال اذا سألتم اللہ فسئلوہ ببطون
اکفکم — وقال ابن عباس کان رسول اللہ ﷺ اذا دعا ضم کفیہ وجعل بطونہما مما یلی وجہہ
کذا فی احیاء العلوم — ولابی داؤد عن سلمان الفارسی قال قال رسول اللہ ﷺ ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردہما — وللبیہقی والترمذی عنہ ان اللہ حیی
کریم یستحیی اذا رفع الرجل الیہ یدیہ ان یردہما صفرا خائبتین — وروی الترمذی

---

[۱] قولہ کان اذا دعا فرفع یدیہ ۱۲ دلالت اسکا ادعیہ خارج صلوٰۃ پر ہے ضرورۃً نماز مین گرچہ سات مقام دعا کے ہین
مگر بجز دو مقام یعنی قبل رکوع اور بعد رکوع بوجہ قنوت دعا مین ہاتھ اوٹھاتے اور پانچ مقامون مین ہاتھ اوٹھانا ثابت نہین
محققین نے اسکا دو سبب لکھا ہے ایک تو یہہ کہ وہ مقامات خاص دعا کے نہین ہین دعا وہان ضمناً ذیل مین ہے دوسرے
ان مقامات مین ہاتھونکو مخصوص وہ شغل سپرد ہین جو رفع پر بھی مقدم واہم ہین جیسا کہ ہاتھ سینہ پر باندھنا اور اخذ رکبہ اور تکمیل سجدہ
وآداب قعدہ پس ضرورۃً دلالت حدیث کا مقید ہوا خارج صلوٰۃ کے ادعیہ پر ۱۲م [۲] قولہ بدعۃ ۱۲ یعنی سینہ سے زیادہ بلند کرنا
ہاتھونکا تمہارے دعا مین بدعت ہے اور انس رض کی ایک حدیث مین بقید استسقا کاندھے تک بلند کرنا سنت ہے اور حدیث سہل مین عموم دعا مین کاندھے
تک سنت ہے اور حدیث ابن عباس مین تفصیل ہے پھر انسب یہہ ہے کہ غیر کدکے دعا مین کف برابر سینہ کے رکھے اور انگلیون کا سر مقابل کاندھے کے پہونچے

عن ابی ہریرۃ رض قال قال رسول اللہ ﷺ مامن عبد یرفع یدیہ حتی یبدو ابطہ
یسال اللہ مسألۃ الا اتاھا ایاہ مالم یعجل - اور ملا علی قاری نے لآلی سے نقل کیا ہے کہ
قال رسول اللہ ﷺ یوما لاصحابہ اجتمعوا وارفعوا ایدیکم قال انس فاجتمعنا وارفعنا
ایدینا ثم قال اللھم اغفر للمعلمین ثلاثا الحدیث اور تنزیہ الشریعۃ مین بھی حضرت انس سے
یہ بجنسہ مروی ہے لیکن الفاظ دعائیہ مین کچھ فرق ہے اور کہا کہ رجال اسناد کے اسکے مجہول ہین -
اور ابوداؤد نے سعد بن ابی وقاص رض سے روایت کیا ہے انہ قال خرجنا مع رسول اللہ ﷺ
من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا ببعض الطریق رفع یدیہ فدعا اللہ وخر ساجدا
ثم مکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا ففعل ذلک ثلثا -
وعن عبداللہ بن زید قال خرج رسول اللہ ﷺ بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بہم رکعتین جہر فیہما بالقرأۃ واستقبل
القبلۃ یدعوا ورفع یدیہ - متفق علیہ - وفی حدیث عمیر عند ابی داؤد رافعا یدیہ قبل وجہہ لایجاوز بہما راسہ -
ولہ فی حدیث عائشۃ ثم رفع یدیہ فلم یزل فی حتی بدا بیاض ابطیہ ——— اور چند حدیثین مثلاً حدیث اسود
عامری و علاء حضرمی اور دو حدیث انس بن مالک عمل الیوم واللیلہ اور غنیۃ الی اور حدیث عبداللہ بن حارث
اور فضل بن عباس مثنی مثنی خداج والی خاصۃ بعد الصلوۃ کے دعا مین ہاتھ اٹھانیکی اولاً گذر چکی ہین -
امام جلال الدین سیوطی نے بیچ رسالہ مستقلہ کے درباب دونون ہاتھ اوٹھانیکے دعا مین چالیس حدیث سے
زیادہ جمع کیا ہے - اور حافظ منذری نے ایک جزء مین اسکا مستقل رسالہ تالیف کیا ہے کذا فی مسک
الختام - ثانیا یہہ کہ اول عبارت متبرکہ واسماء حسنیٰ کو بولے جیساکہ حدیث محجن بن ادرع اللھم انی
اسئلک باللہ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد اور حدیث انس اللھم انی اسئلک
بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان - اور حدیث عائشہ وبزار رب جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل - وحدیث انس اللھم الہی والہ ابراھیم واسحق ویعقوب
وحدیث زید بن ارقم اللھم ربنا ورب کل شئ انا شہید انک انت الرب وحدک لاشریک
لک - اور قول دعا اللہ باسمہ الاعظم الذی اذا دعی بہ اجاب واذا سئل بہ

اعطی ـــ سے بھی مستفید ہے ـــ اما یہہ کہ بعدہ حسب مناسب وحسب ضرورت مفید دین
ومفید دنیا کی عبارت بولے ـ لقولہ ثم لیتخیر من الدعاء اعجبه من خیری الدنیا
والآخرة ولیدع به ـ ولحدیث عائشہ عند ابی داؤد قالت کان رسول الله صلعم یستحب الجوامع
من الدعاء ویدع ما سوا ذلک ۱۲ ـــ اما یہہ کہ جو شامل ہو سوال اور استعاذہ دونونکو چونکہ
ادعیہ ماثورہ بعد الصلوٰۃ مین یہہ دونون مرعی ہین اور امرًا وتعلیمًا بھی طرفین انکی اشارہ ثابت اور
یہہ دونون عمدہ واہم مقاصد دعا کے ہین وقدم فی الدعاء انه کان اکثر دعوة النبی صلعم بها
اللهم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ـ اما یہہ کہ
ساتھہ حمد اور درود کے ختم کرے چونکہ ترمذی اور مسند احمد اور مصنف ابن ابی شیبہ وغیر ذلک مین
اختتام دعا الحمد لله رب العلمین پر وارد قال ابو سعید الخدری وکان آخر دعائه صلعم سبحان ربک
رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العلمین پس متابعت انسب
اما درود فقد اورد الجزری فی حصنه عن ابی سلیمان الدارانی اذا سئلت الله حاجة فابدء
بالصلوٰة علی النبی صلعم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوٰة علیه فان الله سبحانه بکرمه
یقبل الصلوٰتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما اور امام غزالی نے احیاء مین اپنے اسکو مرفوعًا
نقل کیا ہے ـــ اور رزین نے حضرت عمر رض سے مرفوعًا روایت کیا ہے انه قال قال رسول الله صلعم
الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد حتی یصلی علی فلا تجعلونی
کغمر الراکب صلوا علی اول الدعاء واوسطه وآخره کذا فی التیسیر الوصول ـــ
اما یہہ کہ جو مقتدی ہون وہ فقط آمین الہی آمین کہین چونکہ داعی کے ساتھہ دوسرونکی شرکت
ہونی ہی ثابت ہے چنانچہ جہری نماز مین بھی بعد ولا الضالین کہنے امام کے مقتدیان آمین کہنے کے مامور ہوئے
ہین اذا قال الامام غیر المغضوب علیهم ولا الضالین فقولوا آمین ـ اور ایسی ہی سورہ
بقر کے خاتمہ پر مقتدیان پر قول آمین ہے اور قنوت فی الصلوٰۃ کے دعا مین مقتدی لوگ پیچھے
پیچھے آمین کہتے تھے چنانچہ حافظ علی بن حجر عسقلانی نے تخریج امام رافعی مین ابن عباس رض سے

نقل کیا ہے انہ قال ونحن نؤمن خلفہ۔ اور سنن ابو داؤد مین یدعو علی احیاء من
بنی سلیم علی رعل وذکوان وعصیۃ ویؤمن من خلفہ حدیث ابن عباس مین وارد
جب یہ قنوت فی الصلوۃ مین جاری و مشروع تو قنوت بعد الصلوۃ مین جو بلفظ و تقنع بیدیک
مامور بہ عام مصلی ہے متابعت بالتامین بدرجہ اولی انسب ہے۔ وروی ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رض ان
النبی ؐ قال امین خاتم رب العالمین علی عبادہ المومنین وھو فی الدعاء۔ واخرجہ الطبرانی
وابن عدی ایضا بسند ضعیف وموقوفا بابی ہریرۃ۔ وروی ابو داؤد عن ابی زہیر النمیری وکان من
الصحابۃ انہ کان اذا دعا الرجل بدعاء یقول اختمہ بامین فان امین مثل الطابع
علی الصحیفۃ وکان ابو زہیر یرفعہ الی النبی ؐ وللطبرانی بروایۃ ابی ہریرۃ ومثل الذی لا یقول
امین کمثل رجل غزا مع قوم فاقترعوا فخرجت سہامہم ولم یخرج سہمہ فقال ما لسہمی
لم یخرج قال انک لم تقل امین۔ واخرج احمد وابن ماجہ والبیہقی فی سننہ بسند صحیح بروایۃ
عائشہ ما حسدتکم الیہود علی شیء ما حسدتکم علی السلام والتامین۔ وفی حدیث
معاذ بن جبل رض عند الطبرانی فی الاوسط السلام واقامۃ الصفوف وقولہم خلف امامہم
امین۔ وروی ابن ماجہ عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ ما حسدتکم الیہود علی شیء
ما حسدتکم علی امین فاکثروا من قول امین۔ وفی حدیث ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
سیکون فی امتی رجال یدعون الناس الی اقوال احبارہم ورہبانہم ویعملون بہا
ویحسدون المسلمین علی التامین خلف الامام کما حسدتکم الیہود رواہ ابن السکن و
ابن القطان فی سننہا۔ واخرج الحارث ابن ابی اسامۃ فی مسندہ۔ والحکیم الترمذی فی نوادر الاصول
وابن مردویۃ عن انس رض قال قال رسول اللہ اعطیت ثلاث خصال اعطیت صلوۃ فی
الصفوف واعطیت السلام وھو تحیۃ اہل الجنۃ واعطیت امین ولم یعطہا احد
ممن کان قبلکم الا ان یکون اللہ اعطاہا ہارون فان موسی کان یدعو ویؤمن
ہارون۔ اور نقل کیا ہے امام غزالی نے بیچ تفسیر اپنے تحت قول یعقوب سوف استغفر

لهم ربي - قال ليدعو في وقت السحر فانه كان يدعو السحر واولادي يؤمنون خلفه
فاوحى الله اليه قد غفرت لهم - وروى البيهقي في الدعوات كان ابن عمر اذا امن الناس
خلف الداعي امن معهم ويرى ذلك من السنة وكان اذا ختم ام القران يقول
امين - اور کتاب السیر والمغازی مین مروی ہے کہ دعا کی حضرت شرحبیل بن حسنہ کاتب رسول اللہ
امیر الجیش نے وقت معاملہ اہل بصریٰ کے اور آمین کہا ساتھ اونکے سب صحابہ و تابعین موجودین نے
ایسی ہی جب دعا کی توما امیر دمشق نے برج پر بروز معاملہ دمشق تو امین کہا تمامی ساتھیون نے
اوسکے - اور جب عبد اللہ بن قرط صحابی قاصد امیر المومنین عمر رضہ کے یرموک چلنے لگے تو دعا کیا حضرت
مرتضی رضہ نے نزدیک مزار حضرت رسول اللہ صلعم کے پھر آمین کہا عباس اور عائشہ اور حسنین و تمامی حاضرین
نے - اور سفر بحرین مین فجر کی نماز پڑھکر جب ہاتھ اوٹھاکر دعا شروع کی حضرت علاحضرمی نے تو ہاتھ
اوٹھاکر آمین آمین کہا تمامی اہل جماعت نے - اور مسلم نے اپنی صحیح مین اور ابوداؤد نے سنن مین
ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا دعوة المرء السلم لاخیه بظهر الغیب
مستجابة عند راسه ملك موكل كلما دعا لاخيه بخير قال الملك الموكل به امين و
لك بمثل - پھر جو مقتدی ہین امام داعی کے بہ زیادہ مستحق ہین امین کہنے کے المقصود یہہ کہ ساتھ
دعا کے کیا بذیل صلوۃ اور کیا غیر ذیل صلوۃ دیگرون کو بلفظ آمین شریک ہونا ثابت اور عموما دعا کے
ساتھ آمین کو شامل کرنا مامور بہ ہے اور اعراض و استنکار بہودیت ارشاد اور فاکثروا من
قول آمین حکم اور غفلت مین ساتھ عدم سمجھ کے ترتیب توجیہ نکہ یہ محل آمین ہے مقتدیونکو آمین
کہنا انسب - پس مقتدی لوگ تا دعاء امام اگر یقول آمین اکتفا کرین تو فہو المراد - ورنہ بمتابعت رسول صلعم
اور امر عام للدعا ہر کسیکو اپنا اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے دعا کرتے رہنا ضرور ہے اور جبتک امام ذکر اسد اور دعاء
وظائف سے فارغ ہوکر نہین اُٹھے کسی مقتدی صلوۃ کو اوٹھنا نہین چاہیئے - امام بخاری اور نسائی نے ام سلمہ رضہ
سے روایت کیا ہے قالت ان النساء فی عهد رسول الله صلعم كن اذا سلمن من المكتوبة
قمن وثبت رسول الله صلعم ومن صلى من الرجال ما شاء الله فاذا قام رسول الله صلعم

قام الرجال — اور ابو داؤد نے انس رض سے روایت کیا ہے ان النبی صلعم حضہم علی الصلوٰۃ
ونہیہم ان ینصرفوا قبل انصرافہ من الصلوٰۃ — اور حدیث ثوبان ولا یؤم عبد قوما فیخص
نفسہ بدعوۃ دونہم کا نتیجہ و استفادہ مقتدیون کے حاضر رہنے اور شریک ہونیسے قرینہ ظاہر ہے واللہ
اعلم بالصواب ——— انتہا یہہ کہ پہر مانند امام اور منفرد کے ہر کوئی اون دونون ہاتھونکو اپنے اپنے مونہہ پر
ملے — روی الترمذی عن عمر بن الخطاب رض قال کان رسول اللہ صلعم اذا رفع یدیہ وفی قول
اذا مد یدیہ فی الدعاء لم یحطہما حتی یمسح بہما وجہہ وفی لفظ لم یردہما حتی یمسح
بہما وجہہ — اور حدیث سائب بن یزید کی اس بارہ مین اول گذری اور ابو داؤد نے ابن عباس رض
سے امر ابھی روایت کیا ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ جب فارغ ہو تملوگ دعا سے ملو ہتھیلیون سے
اپنے مونہونکو اپنے ترمذی نے حدیث کو اپنے صحیح غریب کہا ہے اور اوسکو حاکم نے بھی مستدرک مین
روایت کیا ہے اور عبد الغنی بن سعید نے بیچ کتاب ایضاح الاشکال کے اور ابن ماجہ اور ابن عساکر
اور طبرانی نے بھی اوسکو روایت کیا ہے — اور حدیث ابن عباس کو بھی حاکم نے اوس سے اور ابن نصر
نے ولید بن عبد اللہ بن ابی مغیث سے اور ابن حبان نے صحیح مین اپنے دونون سے روایت کیا ہے —
شیخ دہلوی نے ترجمہ فارسی مشکوٰۃ مین لکھا ہے پس مسح بدو دست در صورتی بود کہ دست برداشت
و چون بر نمیداشت مسح نمیکرد ولیکن برداشتن دستہا از آداب دعا است ——— اور بھی لکھا ہے کہ بعد نماز
فرض محل اجابت کا ہے وغیرہ — اور امام نووی نے بھی لکھا ہے کہ بعد نماز کے دعا مقبول ہوتی ہے
اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بعد نماز آنحضرت صلعم سے ثابت ہے — اور امام غزالی حجۃ الاسلام رحمہ اللہ نے
احیاء العلوم کے کتاب التاسع باب ثانی مین بذیل آداب دعا بعد نماز کے ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنا اور ہاتھ کو
مونہہ پر ملنا سنت ثابت کیا ہے ——— اور حضرت میران پیر غوث الاعظم نے غنیۃ الطالبین کے کتاب
الآداب مین ایک مختصر فصل مین یہہ لکھا والادب فی الدعاء ان یمد یدیہ یحمد اللہ تعالی
ویصلی علی النبی صلعم ثم یسئل حاجتہ ولا ینظر الی السماء فی حال دعائہ واذا فرغ مسح
بیدیہ علی وجہہ — قولہ تعالی فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب کو دلیل ٹہرایا ہے

لزوم دعا پر بعد نماز فریضہ کے جیسا کہ حدیث انس کو ــــ اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ نے تفسیر عزیزی پارہ عم سورہ الم نشرح مین بزیر آیت فاذا فرغت فانصب والی ربك فارغب تحریر فرمایا ہی کہ بعضے از مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد آنست کہ چون از نماز فرض فارغ شوی دست خود را برائے دعا بر آر ــ اور معالم التنزیل مین بزیر اس آیت لکھا ہے قال ابن عباس وقتادہ والضحاك ومقاتل والکلبی فاذا فرغت من الصلوٰۃ المکتوبۃ فانصب الی ربك فی الدعاء وارغب الیہ فی المسئلۃ یعطیك ــ اور مدارک مین بھی ابن عباس رض سے مروی ہے ــ اور جلالین مین لکھا ہے فاذا فرغت من الصلوٰۃ فانصب اتعب فی الدعاء اور کمالین مین ہے اتعب فی الدعاء فان الدعاء بعد الصلوٰۃ مستجابۃ کذا ہو الماثور عن ابن عباس وقتادہ والضحاك ومقاتل ۱۲ اور امام الحفاظ حافظ علی بن حجر عسقلانی نے رد پر ابن القیم کے فتح الباری مین اسکو خوب زور دیا ہے ــ اور امام جلال الدین سیوطی نے اور منذری اور ابو الفتح تقی الدین محمد بن تاج الدین نے اس باب مین مستقل رسالہ لکھدیا ہے ــ اور امام المحدثین نسائی نے اپنے سنن مین باب باب الذکر والدعا بعد التسلیم قائم کیا ہے ــ اور امام المحدثین امام بخاری نے اپنے صحیح مین باب باب الدعاء بعد الصلوٰۃ المکتوبۃ قائم کیا ہے ــــ پھر باوجود ایسی شہرت و ثبوت متواترہ کے دعا بعد الصلوٰۃ کے مشروعیت و مسنونیت مین کسی ذی علم کو شک و وہم ہونا اور اسکو بدعات سے سمجھنا کمال درجہ کا تعصب و چشم پوشی اور غلو فی الدین ہے ــ بعضے اہل بدعت مو سیچہ بنتیہ یہہ جو کہتے ہین کہ امام ابن القیم جوزی نے ہدی مین اور انکے شاگرد امام عبد الله فیروز آبادی نے سفر السعادت مین اسکو بدعت لکھا ہے ــ محض کورئی و بدفہمی و اتہام ہے واضح ہو کہ امام ابن القیم ہدی مین بفصل بیان تشہد صفحہ ایکسو ایکتیس اسقدر لکھتے ہین ثم شرع لہ من الدعا

ـــــــــــــــــ

لہ قولہ تیراہی ۱۲ مسائل ہین اعمال نمازے و سنت ہوے وہ ہے جو رسول اکرم سے بحیثیت نبوت و عادت ثابت ہوا ــ مگر یہان .. مراد کتاب سے اوس کے ہے ایک کتاب الصلوٰۃ جس مین نماز کو ضبط کرکے تصنیف کیا ہے اور ۱۲۹۶ ہجری مین بشہر دہلی مطبع مرتضوی مین چھپ گیا ہے ۱۲ م

مایختارہ من مصالح دنیاہ واخرتہ والدعاء فی ھذا المحل قبل[1] السلام افضل من الدعاء بعد السلام وانفع للداعی یعنی بعد تشہد کے مشروع ہے واسطے نمازی کے دعاء سے جو پسند آوے اوسکو بھلائیون سے دنیا اوسکے کے اور آخرت اوسکے کے — اور دعا کرنا اس محل مین قبل سلام پھیرنے کے افضل ہے دعا کرنیسے بعد سلام پھیرنیکے اور زیادہ مفید ہے واسطے دعا کرنیوالے کے ۱۲ پھر افضل اور انفع کے معنی کسی لغت یا اصطلاح عرب مین بدعت نہین بلکہ صرف مرجح و اعلی ہے — باینہمہ افضلیت مین کوئی دلیل نہین پیش کیا ہے بجز ذہن صوفیہ اپنے کے حیث قال لان المصلی قبل سلامہ فی محل المناجات والقربۃ بین یدی ربہ فسؤالہ فی ھذہ الحال اقرب الی الاجابۃ من سؤالہ بعد انصرافہ من بین یدیہ پھر یہہ لیاقت محض جو صلا اور مخالف شرع ثبوتہ کے سے رسول اللہ صلعم نے دعا بعد از سلام کو اسمع فرمایا تو یہی دعا یعنی باعتبار محل اجابت و قربت یہی اقرب و اسمع ہے اور جو اسمع وہی انفع — اور سلام رخصتی دربار کی یا حجاب بارگاہ کا نہین ہے وہ آداب اتمام خدمت مفروضہ کا ہے اوسکی قبولی یا انعام طلبی یا اپنی محتاجی و حرج کی اطلاع مین عرض و معروض کا یہی محل ہے نہ کہ اثناء خدمت مین بنابر اندر نماز کے جو کچھ ثابت وہ ضمناً ہی مستقلاً نہین فتامل اور حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی تقدم وضو اور رکعتین والی اور حدیث استخارہ و استسقا و کسوف و عید کے دعا والی اور کل احادیث دعا بعد از سلام والی مخالف ہین اس تاویل کو اوسکے — اور گرچہ یہہ تاویل افضلیت و انفع کو حجت و برہان نہوئی لیکن اسی ترجیح سے محل دعا کا بعد السلام اور مشروعیت اوسکی اوسکے نزدیک بھی صحیح پائی گئی پھر بدعت کی نسبت صریح تہمت اور جہل ہے — ثانیاً یہہ کہ البتہ دعا قبل السلام دعاء بعد السلام سے افضل و انفع ہے اوس داعی کے حق مین جو جلدی باز نمازی بطور رسم بعد سلام کے بدون اختیار مراعات و آداب دعا کے اور بلا ایراد موجبات اجابت دعا کی بقلب غافل لاہ صرف دو چار کلمہ سوکھا پھیکا ایک آدھ لگا کر ٹالتے ہین نہ کہ حق مین اون کے جو مراعات

---

[1] قولہ قبل السلام ۱۲ بعد تشہد جتنی دعا حدیثون مین مذکور ہین وہ قبل سلام یا بعد سلام کی تفصیل وہان ملفوظ نہین مگر شاذ محض نہین سے اکثر دعا قبل سلام قرار پائی ہین ہان بہ لفظ فی الصلوۃ جتنی دعا کہ وارد ہین البتہ وہ قبل سلام پر دلالت رکھتی ہین ۱۲ م

و آداب دعا کا اور موجبات اجابت کا اوسکے اختیار کرتے ہین چنانچہ عبارت سے زاد المعاد
کے اظہر ہے اور دلالت مین حدیث ابی امامہ کے محل اجابت دعا کا ہونیمین بعد السلام کے بھی
قائل ہے حیث قال وقد سئل النبی م ای الدعاء اسمع فقال جوف اللیل و ادبار الصلوٰۃ
المکتوبۃ اور ادبار کے دونون معنی لکھا اور کہا باعتبار جزو موخر دلالت اسکا قبل سلام پر ہے۔
اور باعتبار معنی عقب شئی دلالت اسکا اوپر سلام پر ہے۔ اور یہہ خوب تحقیق سے اولاً معلوم ہو چکا
کہ معنی دبر اذکار اور ادعیہ مین بمعنی عقب ہے پس دعا بعد السلام افضل و انفع ٹھہرا اور کیون نہین
جب زاد المعاد مین بھی بسبب مراعات آداب دعا کے اسکو مستحب کہا ہے چنانچہ جلد اول صفحہ ۶۸
مین بعد بیان ہدی نبی م کے صاف لکھدیا ہے وان المصلی اذا فرغ من صلوٰتہ وذکر اللہ و
ھللہ وسبحہ وحمدہ وکبرہ بالاذکار المشروعۃ عقیب الصلوٰۃ استحب لہ ان یصلی
علی النبی م بعد ذلک و یدعو بما شاء۔ پس ضرور ثابت ہوا کہ جو کچھ کلام و گفتگو اوس کو
اس باب مین ہے گرچہ افضل و انفع ہی ہین ہی حق مین اوس داعی کے ہے جو جلدی باز رسمی داعی ہین
بااینہمہ اوسکی کسی تمہید و کلام سے اس دعا قلب غافل و مجرد از آداب کے بھی بطلان یا مذمومیت نہین
ثابت صرف مرجوح۔ اور گرچہ عند التامل بابین تفریق حالت داعیان دعا قبل السلام بحسب قول اسکے
افضل و انفع ذہن مین میرے ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن جن تقریر و تمہید سے اوسنے جسکو ہدی لکھا ہے
البتہ اوسمین نسیان اور غلو ہے بنابر حافظ نے فتح الباری مین اوسکے اس ہدی قائم کرنیکو مردود لکھا ہے
اور غلو اوسکا اکثر مقام حد سے تجاوز کر گیا ہے چنانچہ دیکھو قرأۃ آیت الکرسی کی بعد نماز فرض بحیز مشاہیر باسناد
صحیح وحسن باخراج جماعۃ اہل حدیث ثابت اوسکو ایکدم موضوع لکھدیا ہے پھر امام مجد الدین اسمین
موافق نہین سفر السعادت مین لکھتے ہین کہ صحیح ہست موضوع نیست اور اس مانند سیکڑون غلو اوسکا
مشہور عام ہے اور خواہ مخواہ ایسی جرح و قدح اور انکار و اثبات کے سبب سے عند المحققین وہ بہت
بدنام ہے۔ درود پڑھنا نماز مین بعد تشہد بقید قاعدہ آخیرہ جو مطلق کسی ضعیف حدیث سے بھی
نہ فعل نبوی ثابت بقول نووی پھر اسکے ہدی ہونیمین خواہ مخواہ زور دیا ہے۔ اور پاخانہ پھر کر بعد کلوخ

سکے پانی سے پونچھ کرنا چند حدیثوں سے سنیت اور استحباب دونوں ثابت باوجود اس کے
اغاثۃ اللہفان میں اوسکو بدعت لکھا ہے — اور قیام اور رکوع اور قعدہ اور سجدہ اور جلسہ بین السجدتین
اور قعدہ تشہد کل کا طول پانا [illegible] ہونا حدیث سے ظہور پایا ہے اور طول قیام و قصر رکوع و سجدہ و قومہ و جلسہ کو جو عین
ہدی نبوی ہے [illegible] الصلوٰۃ میں بدعت امر محدث و خلاف ہدی لکھتا ہے — مجد الدین نے یہاں بھی اوسکا خلاف
اختیار کیا ہے پھر قریب اوسکے بیان مسئلہ ادعیہ بعد السلام سے فرض بھی الحمد کہ جو سنے تحقیق اور بیان دعا کا لکھا اوسکا
کلام اوس سے موافق ہے — اما کلام امام مجد الدین سفر السعادۃ میں پھر اشارہ اوسکا بھی اسی قبیل سے ہے
گرچہ باعتبار ظاہر عبارت کلام میں اوسکے بھی محل نظر و تشویش ہے مگر بسکہ اختصار اور نفس غرض مقصود منظور
ہے — یعنی سفر السعادۃ میں بھی اوس تفصیل و قید سے بطور عموم وہ نہیں لکھتا ہے حیث قال اما این دعا
کہ ائمہ بعد از سلام میکنند از عادت پیغمبر نبودہ و در ہیچ باب حدیثی ثابت نشدہ و بدعت مستحسن است پس
معلوم ہوا کہ یہ امام انکار اوس دعا کا کرتا ہے جو بعض رسمی بیگاری بدون مراعات آداب دعا کے ہر دیار کے ائمہ
مساجد میں پائے جاتے ہیں اور چونکہ وہ رسم ملحق باصل [illegible] بنا بر بدعت مستحسن لکھا — اور
اسی لئے پھر خود یہ بھی لکھتا ہے کہ چون از نماز فارغ شود ذکر و تہلیل و تسبیح کہ پیشتر گفتہ شد بجا آورد و صلوات
بر پیغمبر فرستد پس مناسب آن بود کہ بعد ازین دعا کند و حاجات را از حضرت عزت بخواہد — اس
مقولہ آخر سے خوب مبین ہوگیا کہ وہ انکار ترک آداب سے متعلق ہے اور یا یوں دعا پڑھنے اور [illegible] کے
فاصلہ فارق بھی مراعات آداب ثابت ہوا تو محل اور کیوں [illegible] کے [illegible] میں
ایک فصل ہی مستقل ادعیہ ماثورہ بعد الصلوٰۃ کے لکھا ہے اور گیارہ حدیثیں مختلف دعاؤں کی جو
عقیب الصلوٰۃ وارد ہیں اوسمیں جمع کردی ہیں اور دبر الصلوٰۃ کا ترجمہ عقب صلوٰۃ اختیار کیا ہے — اما یہ کہ قبل ذکر ان
دعاؤں کے بیکلفت و تجوید لکھا ہے — [illegible] عمل کی دعا جو نماز میں وارد ہے اور اوسکی دعا ہونیکی قائل اوسکو
بھی اسی لفظ بیکلفت و تجوید کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ایسی اور صبح و مسا [illegible] حضر و سفر کے ذکر میں بھی یہ
بیکلفت و تجوید وارد ہے الغرض بیکلفت و تجوید سے دعا وظیفہ نہیں بن جاتا جو مجد کلام پر دلیل ہو دعا [illegible] کے قاعدہ
سے ادا ہوگا کیا نہیں دیکھتے کہ اسی بے قاعدہ کے سبب سے مستحب کو بدعت قرار دیا اور مثبت کو منفی کرتا —

الحمد للہ کہ تحقیق میری اس باب میں اس امام کے بھی موافق پڑی اب میں ان عبارات سے با تعداد اذکار کا کرنا
بعد نماز فرض کے با مراعات آداب مشروعہ بلا نفرت ثابت و صحیح ٹھہرا — و روی الطبرانی عن جعفر بن محمد الصادق
انہ قال الدعاء بعد المکتوبۃ افضل من الدعاء بعد النافلۃ — و روی الغزالی عن مجاہد انہ
قال ان الصلوۃ جعلت فی خیر الساعات فعلیکم بالدعاء خلف الصلوۃ کذا اوردہ
فی الاحیاء — شیخ نے شرح میں سفر السعادت کے اختتام میں بعض تنبیہ الشرعیہ سے نقل کیا ہے کہ وارد
امیر المومنین علی رض آوردہ کہ گفت طواف میکردم بخانہ کعبہ ناگاہ مردی را دیدم متعلق باستار کعبہ و میگوید
یا من لا یشغلہ سمع عن سمع یا من لا تغلطہ المسائل یا من لا یبرم بالحاح الملحین
اذقنی برد عفوک وحلاوۃ مغفرتک پس گفتم باز بخوان یا عبد اللہ این کلام را باز بر خواند و گفت
سوگند بخدائے کہ ذات خضر در دست قدرت اوست و او خود خضر بود ہر کہ این کلمات را بعد از ہر نماز فریضہ
بگوید آمرزیدہ شود گناہان وے — تنبیہ مخفی نہ رہے کہ اکثر حسنات و مستحبات دینیہ اعمال شرعیہ ہیں کہ
رسول اللہ صلعم نے اونکا اجر اور شیوع اونپر عمل و میلان محبوب و مرغوب رکھکر امت کو طرف اونکے اشارہ و
اشتغال کر دیا ہے مگر آپ اونکے ضابطہ نہ ہوئے اور نہ امر مستمر اونپر کیا ہے چنانچہ حدیث عائشہ رض سے جو
ابی داؤد میں مروی ہے ظاہر ہے قالت ما سبح رسول اللہ صلعم سبحۃ الضحی قط و انی لا سبحہا و ان
کان رسول اللہ لیدع العمل وہو یحب ان یعمل بہ خشیۃ ان یعمل بہ الناس فیفرض علیہم
اور اسی معنی میں بخاری اور مسلم میں متفق علیہ حدیث اوسی عائشہ رض سے مروی ہے قالت صنع رسول
اللہ صلعم شیئا فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلعم فخطب فحمد اللہ ثم
قال ما بال اقوام یتنزہون عن الشیء اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ و اشدہم
لہ خشیۃ ۱۲ پھر جس چیز میں قولاً لفظاً تحریص و ترغیب اور تعلیم و تاکید ہو اوسمیں فعل کی تلاش کرنا
اور میرے موافقت فعل بالاقوال پر بڑی عادت اور بیشتر ذکر کی تفریق دیکھنا ایسے مسائل میں اور اونکا
محض حیلہ ہے پھر باوجود اتنی تحقیقات و تنبیہ و حجت کے اور دفع وساوس تشکیک کے اگر بخشی نہ ہوئی
متعصب ہوا پرست کی غلو نخوا ہے اور قاقت نہ انکار کا ہووے اور اشکال کر دیا ہو چھوڑے تو

ایسون کی تجاہل کی تردید دندان شکن ردمین رسالہ مسائل سبعہ مؤلفہ مولوی قسیم الدین صاحب ساکن
دولت کہال نامنا جاتی کسے بخوبی تحریر ہے یہان مجرد اثبات اور احکام وارکان پر دعا بعد السلام کے اکتفا
کیا گیا ہے بعض احباب کو حدیث عائشہ رض کان رسول اللہ ص اذا سلم لم یقعد الا مقدار
مایقول اللھم انت السلام الخ موجب تشویش ہی تو اسمین نماز کا ذکر نہین ہے نماز کے بعد کی
لانبی دعا تو وہ خود روایت کرتی ہین اللھم رب جبرایل الخ پھر محتمل ہے کہ یہہ سلام مجلس کے رخصت
والا ہو یا کوئی دیگر یا تہجد ونوافل کے شفعہ رکعتین والا نماز فریضہ کے اختتام والا ہرگز نہین ہے کیونکہ بعد
سلام نماز فریضہ کے مانند دیگر ازواج واصحاب رضوان اللہ کے بڑی بڑی عبارت کی دعا اور ذکر وہ بھی روایت
کرتی ہین اور ثابت ہے کہ بعد نماز فجر کے رسول اللہ ص تا طلوع آفتاب وہین بیٹھے رہتے اور بعد ظہر و دیگر نماز کے
بھی اکثر وہین بیٹھا رہنا ثابت تو ضرور وہ سلام بعد نماز فریضہ کا نہین ہے یا لم یقعد کا معنی دیگر ہے یعنی بعد سلام کے
تعدد تشہد کے نشست پر قاعد نہ رہتے مگر اتنا پھر یہہ حدیث جلسہ انصراف کے مقدار مین ہے تقریبًا جیسا کہ
حدیث براء بن عازب عند النسائی فجلسته بین التسلیم والانصراف قریبا من السواء مقدار مین
جلسہ انصراف کے ہے تخمینًا یعنی مقدار رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ بین السجدتین وجلسہ انصراف بعد التسلیم
قریب المقدار ہوتا پس اتنا ٹھہر کے تب گھومتے اور اسمین چند عایت ہے ایک تو یہہ کہ آپ کے قاعد رہنے سے کل
مقتدی قبلہ رخ بیٹھے رہے عورتین باپردہ بخوبی کل نکل گئین مردونکی نظر اونپر نہین پڑی دوسرے یہہ کہ نمازمین کوئی سہو
ہوا ہو تو کوئی بولیگا پھر اوسی رخ سے ادا ہوگا پس یہہ حدیث عائشہ دعا بعد الصلوۃ کو کوئی معارض نہین وہم
محض خام ہے اما قول بعض نادان کا کہ دعا مین ہاتھ اوٹھا کر خدا کو شرم دینا ہم نہین چاہتے ہین تو اس مسخرے جہل کے جواب سے
سکوت مناسب نتیجہ اس استکبار واستغنائی واستہزا کا کفر ہے اللھم سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک
انت العلیم الحکیم رب اغفر لی وارحمنی وعبادک المومنین بعزۃ اسمائک الکریم وحرمۃ سید
المرسلین آمین اللھم ربنا آمین خداوندا بطفیل محمد مصطفٰے صلعم واحمد مجتبا رضی اللہ عنہ وارضاہ اس احقر مرتجی
کی امید بر لا مسلمانونمین خلق اور اتفاق اور ہمدردی وتحمل اور تقویت اسلام اور حمیت دین کی حس وتوفیق
عطا کر آمین الٰہی آمین ۔ کیا بھیڑ میکدے ہے در پر لگی ہوئی ٭ پیاسو سبیل ہے سر کوثر لگی ہوئی ۔